قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿75﴾ قَالَ اِنْ

اس نے کہا	کیا نہیں	میں نے کہا تھا	تجھ کو	بے شک تو	ہرگز نہیں	تو کر سکے گا	ساتھ میرے	صبر	اس نے کہا	اگر

اُس شخص نے کہا ''کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے؟'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اِس

سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ

میں پوچھوں تجھ سے	بارے میں	کسی چیز کے	بعد اس کے	تو نہ	تو ساتھ رکھنا مجھے	بے شک	تو پہنچا	سے	میرے پاس

کے بعد اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ پھر آپ کو ایسا کرنے کا عذر

عُذْرًا ﴿76﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا

عذر کو	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب	وہ دونوں آئے (پاس)	لوگوں	بستی کے	دونوں نے کھانا مانگا	اس کے لوگوں سے

حاصل ہو گا۔ پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

تو انہوں نے انکار کیا	یہ کہ	وہ ضیافت کریں دونوں کی	پھر دونوں نے پائی	اس میں	ایک دیوار	وہ چاہتی تھی	کہ	وہ گر جائے

مگر انہوں نے اُن کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا۔ تو وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی تو اس شخص نے اسے

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿77﴾ قَالَ هٰذَا

تو اس نے کھڑی کر دی وہ	اس نے کہا	اگر	تو چاہتا	تو تُو ضرور لیتا	اس پر	اجرت	اس نے کہا	یہ

سیدھا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے؟'' اس وقت اُس شخص نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

جدائی ہے	میرے درمیان	اور درمیان تیرے	اب میں بتاؤں گا تجھے	اصل حقیقت	اس کی جو	نہیں	تو کر سکتا تھا	اس پر

''اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ البتہ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتائے دیتا ہوں جن کو آپ برداشت

صَبْرًا ﴿78﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ

صبر	جو	کشتی تھی	تو وہ تھی	مسکینوں کی	وہ محنت کرتے تھے	میں	سمندر

نہ کر سکے۔ وہ جو کشتی تھی وہ مسکینوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ

پس میں نے ارادہ کیا	کہ	میں عیب دار کر دوں اس کو	اور وہ تھا	اُن کے آگے	ایک بادشاہ	وہ لے لیتا تھا	ہر	کشتی کو

کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں کیونکہ اُن کے سامنے کی طرف دریا کے اُس پار ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی زبردستی

غَصْبًا ﴿79﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ

چھین کر	اور جو	لڑکا تھا	تو تھے	والدین اس کے	دونوں ایمان والے	پس ہمیں اندیشہ ہوا	کہ

چھین لیتا تھا۔ اور جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مومن تھے۔ ہمیں اندیشہ ہوا وہ بڑا ہو کر اپنی سرکشی اور کفر

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ ﴿80﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ

وہ مبتلا کرے ان کو	سرکشی میں	اور کفر میں	پس ہم نے ارادہ کیا	کہ	بدل دے ان کے لیے	اُن کا رب	بہتر	اس سے

سے انہیں تنگ کرے گا۔ ہم نے چاہا کہ اسے مار ڈالا جائے اور اُن کا رب اس کے بدلے میں انہیں

زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿81﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى

پاکیزگی میں	اور قریب تر	مہربانی میں	اور جو	دیوار تھی	تو وہ تھی	دو لڑکوں کی	دونوں یتیم	میں

ایک نیک اور سعادت مند بیٹا عطا فرمائے۔" "اور جو دیوار تھی وہ اس بستی کے دو یتیم لڑکوں

الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ

شہر	اور وہ تھا	نیچے اس کے	خزانہ	ان دونوں کا	اور وہ تھا	اُن دونوں کا باپ	نیک	پس اس نے ارادہ کیا

کی تھی۔ اُس کے نیچے اُن کا خزانہ دفن تھا۔ اُن کا باپ نیک آدمی تھا۔ لہٰذا آپ کے رب نے

رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

رب تیرے نے	کہ	وہ دونوں پہنچیں	جوانی اپنی کو	اور وہ نکال لیں	اپنا خزانہ	بطور رحمت	سے	تیرے رب

چاہا کہ وہ دونوں لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچیں تو خود اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت سے ہوا۔

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ

اور نہیں	میں نے کیا یہ کام	سے	اپنے حکم (مرضی)	یہ ہے	حقیقت	اس کی جو	نہ	تو کر سکتا تھا	اس پر

اور میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا۔ یہ ہے اصل حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ

صَبْرًا ۭ ﴿82﴾ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ 10 ع 12 1

صبر	اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے	بارے میں	ذوالقرنین کے	کہہ دیجیے	جلد میں پڑھوں گا	تم پر	اس کا

ہو سکا۔" "اے نبی لوگ آپ ﷺ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ﷺ کہیں "میں اس کا کچھ حال تمہارے

ذِكْرًا ۭ ﴿83﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

بیان	بے شک ہم	ہم نے اقتدار دیا	اس کو	میں	زمین	اور ہم نے دیا اسے	سے	ہر	شے

سامنے بیان کرتا ہوں۔" اللہ فرماتا ہے کہ یقیناً ہم نے اسے زمین پر اقتدار دیا۔ ہم نے اسے ہر قسم کا

سَبَبًا ﴿84﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿85﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

سامان	پھر وہ چل پڑا	ایک راہ پر	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	جگہ ڈوبنے	سورج کی	اس نے پایا اسے

سازوسامان دیا۔ پھر ذوالقرنین نے پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا آغاز کیا۔ یہاں تک کہ وہ اُس مقام تک جا پہنچا

تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ

ڈوبتا	میں	چشمے	سیاہ کیچڑ کے	اور اس نے پایا	اس کے پاس	لوگوں کو	ہم نے کہا	اے ذوالقرنین

جو سورج کے غروب ہونے کی جگہ معلوم ہوتی تھی۔ وہاں اُس نے سورج کو دیکھا تو وہ ایسے لگا جیسے کالے پانی میں ڈوب رہا ہو۔ وہاں

اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿86﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ

یا	یہ کہ	تو سزا دے	اور یا	یہ کہ	تو کر	ان میں	بھلائی	اس نے کہا	کہ	جو

اسے ایک قوم ملی۔ ہم نے کہا ''اے ذوالقرنین! تم چاہو تو ان لوگوں کو سزا دو اور چاہو تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو'' اس نے کہا ''جو ان

ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

وہ ظلم کرے	تو ضرور	ہم سزا دیں گے اسے	پھر	وہ لوٹایا جائے گا	طرف	اپنے رب کی	تو وہ عذاب دے گا اسے	عذاب

میں سے ظلم و سرکشی کرے گا ہم صرف اُسے سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے رب کے پاس پہنچایا جائے گا جو اسے سخت عذاب

نُّكْرًا ﴿87﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨ الْحُسْنٰى ۚ

سخت	اور پھر	جو	وہ ایمان لایا	اور اس نے عمل کیا	اچھا	تو اس کے لیے	بدلہ ہے	اچھا

دے گا۔ اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اُس کے لیے اللہ کے ہاں اچھی جزا ہے

وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ﴿88﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿89﴾ حَتّٰٓى اِذَا

اور ضرور ہم کہیں گے	اس کو	سے	اپنے حکم	آسانی	پھر	وہ چلا	ایک راہ پر	یہاں تک کہ	جب

اور ہم بھی اس کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں گے۔ پھر ذوالقرنین دوسری مہم پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وہ

بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ

وہ پہنچا	جگہ نکلنے	سورج کی	اس نے پایا اس کو	طلوع ہوتے	پر	لوگوں	نہیں	ہم نے بنایا	جن کے لیے	سے

مشرق کی انتہائی حد تک جا پہنچا تو اس نے سورج کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جسے دھوپ سے بچانے کے لیے ہم نے اس

دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿90﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿91﴾ ثُمَّ

سوائے اس کے	پردہ	اس طرح تھا	اور بے شک	ہم نے احاطہ کرلیا	جو	پاس اس کے تھیں	خبریں	پھر

طرف کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔ اُن کی یہی صورت حال تھی اور ہم ذوالقرنین کے حالات سے باخبر ہیں۔

اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿92﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا

وہ چلا	ایک راہ پر	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	درمیان	دو دیواروں کے	اس نے پایا	سے	اُن کے ادھر

ذوالقرنین ایک اور مہم پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں ایک قوم ملی مگر کوئی بات اس قوم کے

قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿93﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ

ایک قوم کو جو	نہیں	وہ قریب تھے	کہ وہ سمجھیں	بات کو	انہوں نے کہا	اے ذوالقرنین	بے شک	یاجوج

پلّے نہیں پڑتی تھی۔ انہوں نے کہا ”اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج ہمارے

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ

اور ماجوج	فساد کرنے والے ہیں	میں	زمین	تو کیا	ہم کر دیں	تیرے لیے	کچھ مال	اس لیے	تاکہ

ملک میں بڑا فساد پھیلاتے ہیں۔ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنا دیں۔ اس کے لیے ہم آپ کو رقم

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿94﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ

تو بنا دے	ہمارے درمیان	اور اُن کے درمیان	دیوار	اس نے کہا	جو کچھ	قدرت دی ہے مجھے	اس میں	میرے رب نے	بہتر ہے

مہیا کر دیتے ہیں۔ ذوالقرنین نے کہا” میرے رب نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے میرے لیے بہت ہے۔

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ﴿95﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ

پس تم مدد کرو میری	قوت سے	تاکہ میں بنا دوں	تمہارے درمیان	اور اُن کے درمیان	مضبوط دیوار	تم لاؤ میرے پاس	ٹکڑے

تم محنت کے ذریعے میری مدد کرو۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ تم میرے پاس لوہے کی

الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا

لوہے کے	یہاں تک کہ	جب	اس نے برابر کر دیا	درمیان	دونوں پہاڑوں کے	تو اس نے کہا	تم پھونکو (دھونکو)	یہاں تک کہ	جب

چادریں لاؤ۔“ پھر جب سارا سامان مہیا ہو گیا اور دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا بھر دیا گیا تو اس نے حکم دیا ” آگ دہکاؤ“ یہاں

جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۭ ﴿96﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا

اس نے کر دیا اسے	آگ	اس نے کہا	تم لاؤ میرے پاس	میں ڈالوں	اس پر	پگھلا ہوا تانبا	پس نہ	وہ طاقت رکھتے

تک کہ جب اس آہنی دیوار کو آگ کی طرح سرخ کر دیا تو اس نے کہا ”لاؤ اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔“ اب یاجوج

اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿97﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ

کہ	وہ چڑھ آئیں اُس پر	اور نہ	وہ طاقت رکھتے	اس میں	سوراخ	اس نے کہا	یہ ہے	رحمت	سے

ماجوج نہ تو اس پر چڑھ سکیں گے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکیں گے۔ پھر ذوالقرنین نے کہا یہ سب میرے رب کا

رَبِّيْ ج فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ج وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ

میرے رب کی	پھر جب	وہ آئے گا	وعدہ	میرے رب کا	وہ کرے گا اسے	ریزہ ریزہ	اور وہ ہے	وعدہ	میرے رب کا

فضل ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔“ ہم

حَقًّا ﴿98﴾ ط وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي

سچا	اور ہم نے چھوڑ دیا	بعضوں کو ان سے	اس دن	وہ گھس جائیں گے	میں	بعض	اور وہ پھونکا جائے گا	میں

اس دن سب لوگوں کو کھلا چھوڑ دیں گے۔ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھسیں گے۔ پھر صُور پھونکا

الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿99﴾ لا وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ

صور	پھر ہم جمع کریں گے ان کو	اکٹھا کر کے	اور ہم سامنے لائیں گے	جہنم کو	اس دن	کافروں کے لیے

جائے گا تو سب کو میدانِ محشر میں جمع کریں گے۔ اس روز ہم جہنم کو ان کافروں کے سامنے

عَرْضًا ﴿100﴾ لا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا

پیش کر کے	جو لوگ کہ	وہ تھیں	اُن کی آنکھیں	میں	پردۂ غفلت	سے	میری یاد	اور وہ تھے

لائیں گے جو دنیا میں ہماری نصیحت کے آگے اندھے بنے رہے اور کچھ سننا گوارا نہ

11 ع 19 2 لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿101﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ

نہیں وہ طاقت رکھتے تھے	سُننے کی	کیا پھر گمان کیا ہے	انہوں نے جو	وہ کافر ہوئے	کہ	وہ بنا لیں	میرے بندوں کو

کرتے تھے۔ کیا کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنا لیں تو

مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿102﴾ قُلْ هَلْ

سے	سوائے میرے	کارساز	بے شک ہم	ہم نے تیار کی	جہنم	کافروں کے لیے	بطور مہمانی	کہہ دیجیے	کیا

انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ بے شک ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ ان سے

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿103﴾ ط اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

ہم بتائیں تمہیں	نہایت گھاٹا پانے والے	عملوں میں	وہ جو	ضائع ہوگئی	ان کی کوشش	میں	زندگی

کہیں ”کیا ہم تمہیں ایسے لوگ بتائیں جو اپنے اعمال کے اعتبار سے بڑے گھاٹے میں رہیں گے؟ وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی

الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿104﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

دنیا کی	اور وہ	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	وہ اچھا کر رہے ہیں	کام	یہ لوگ ہیں	انہوں نے

زندگی چاہنے میں بیکار گئی اور وہ سمجھتے رہے کہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ

انہوں نے انکار کیا	آیتوں کا	اپنے رب کی	اور اُس کی ملاقات کا	پھر وہ ضائع ہوگئے	ان کے اعمال	پس نہیں	ہم قائم کریں گے	ان کے لیے

اپنے رب کی نشانیوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا۔ ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔ قیامت کے دن ہم انہیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿105﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْا

دن	قیامت کے	وزن (تول)	یہ ہے	ان کی سزا	جہنم	اس وجہ سے جو	انہوں نے کفر کیا	اور انہوں نے بنایا

کوئی وزن نہ دیں گے۔ ان کی سزا جہنم ہے کیوں کہ انہوں نے کفر کیا اور میری نشانیوں اور میرے رسولوں

اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿106﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ

میری آیتوں کو	اور میرے رسولوں کو	مذاق	بے شک	جو لوگ	وہ ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	اچھے	وہ ہیں

کا مذاق اڑایا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کی مہمانی کے لیے

لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿107﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

ان کے لیے	باغات	فردوس کے	بطور مہمانی	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	نہ	وہ چاہیں گے	ان سے

فردوس کے باغ ہوں گے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ اس جگہ کو چھوڑنا کبھی پسند

حِوَلًا ﴿108﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نکلنا	کہہ دیجیے	اگر	وہ ہو	سمندر	سیاہی	باتوں کے لیے	میرے رب کی	ضرور ختم ہوجائے سمندر

نہیں کریں گے۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کہیں ”اگر میرے رب کی خوبیاں اور کمالات لکھنے کے لیے تمام سمندر روشنائی یعنی

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿109﴾ قُلْ

پہلے اس سے	کہ	وہ ختم ہوں	باتیں	میرے رب کی	اور اگرچہ	ہم لائیں	اس جیسی	بطورِ مدد	کہہ دیجیے

سیاہی بن جائیں تو سب سمندروں کا پانی ختم ہوجائے گا لیکن میرے رب کی خوبیاں اور کمالات ختم نہ ہوں گے اگرچہ ہم ان کے ساتھ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

بے شک حقیقت یہی ہے کہ	میں	بشر ہوں	تم جیسا	وہ وحی کی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	معبود تمہارا ہے	معبود	ایک

ان جیسے اور سمندر بھی ملا دیں“ اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کہہ دیں ”میں تمہاری طرح انسان ہوں لیکن مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ

پھر جو کوئی	وہ ہے	وہ امید رکھتا	ملنے کی	اپنے رب سے	تو ضرور وہ عمل کرے	عمل	اچھے	اور نہ	وہ شریک بنائے

آتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ لہٰذا جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہے، اسے چاہیے نیک عمل کرے اور اپنے رب کی

12 ع 9 3

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿110﴾ ع

عبادت میں	اپنے رب کی	کسی کو

عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔"

(19) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (44)

اٰیاتُہا 98 — رُکُوعاتُہا 6

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿1﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿2﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

كٓهٰيٰعٓصٓ	ذکر ہے	رحمت کا	آپ کے رب کی	اُس کے بندے	زکریا پر	جب	اس نے پکارا	اپنے رب کو

كٓهٰيٰعٓصٓ یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو آپ ﷺ کے رب نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر کی۔ جب زکریا

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿3﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

پکارنا	آہستہ سے	اس نے کہا	اے میرے رب	بے شک میں	وہ کمزور ہوگئی ہیں	ہڈیاں	میری	اور اس نے شعلہ مارا

علیہ السلام نے چپکے چپکے اپنے رب کو پکارا۔ اور دعا کی "اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر میں بالوں کی سفیدی

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿4﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ

سر نے	بڑھاپے سے	اور نہیں	میں تھا	تیری دعا سے	میرے رب	بے نصیب	اور بے شک میں	مجھے اندیشہ ہے

پھیل گئی۔ اے میرے رب! تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں رہا۔ مجھے اپنے رشتہ داروں

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

رشتہ داروں کا	سے	میرے بعد	اور وہ ہے	میری بیوی	بانجھ	پس تو دے	مجھ کو	سے	پاس اپنے

کے بارے میں اندیشہ ہے کہ میرے بعد وہ دین میں خرابی پیدا نہ کر دیں۔ میری بیوی بانجھ ہے۔ تو اپنے فضل سے مجھے

وَلِيًّا ۙ﴿5﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿6﴾

وارث	وہ جو وارث بنے میرا	اور وارث ہو	کا	آلِ یعقوب	اور تو کر اسے	اے میرے رب	پسندیدہ

بیٹا عطا فرما۔ جو میرا وارث ہو اور خاندانِ یعقوب علیہ السلام کا بھی وارث ہو اور اے میرے رب تو اسے اپنا پسندیدہ بنا دینا"

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

اے زکریا	بے شک ہم	ہم بشارت دیتے ہیں تجھے	لڑکے کی	نام جس کا	یحییٰ ہے	نہیں	ہم نے کیا	اس کا	سے

آواز آئی "اے زکریا علیہ السلام ہم تمہیں ایک بیٹے کے پیدا ہونے کی خوش خبری دیتے ہیں۔ نام اُس کا یحییٰ علیہ السلام ہوگا۔ اس نام

قَبْلُ سَمِيًّا ⑦ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ

پہلے	کوئی ہم نام	اس نے کہا	اے میرے رب	کیسے	وہ ہوگا	میرے لیے	فرزند	اور وہ ہے	بیوی میری

کا کوئی آدمی ہم نے اس سے پہلے نہیں بنایا۔" زکریا علیہ السلام نے عرض کیا "اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ میری

عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ⑧ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ

بانجھ	اور بے شک	میں پہنچا ہوں	سے	بڑھاپے	بہت بوڑھا	اس نے کہا	اسی طرح ہوگا	کہا رب تیرے نے

بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔" ارشاد ہوا "ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ

هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ⑨ قَالَ

وہ	مجھ پر	آسان ہے	اور بے شک	میں نے پیدا کیا تجھے	بھی	پہلے	اور نہ	تو تھا	کچھ بھی	اس نے کہا

ایسا کرنا میرے لئے آسان ہے۔ میں نے اس سے پہلے خود تمہیں پیدا کیا حالاں کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔" اس پر زکریا علیہ السلام نے

رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ

اے میرے رب	تو بنا دے	میرے لیے	کوئی نشانی	اس نے کہا	نشانی تیری ہے	کہ نہ	تو کلام کرے گا	لوگوں سے	تین

کہا "اے میرے رب میرے لیے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے؟" فرمایا "تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم تین رات دن تک

لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ

راتیں	برابر	پھر وہ نکلا	طرف	قوم اپنی	سے	عبادت گاہ	پھر اس نے اشارہ کیا	ان کی طرف	کہ

لوگوں سے بات نہ کر سکو گے حالاں کہ تم تندرست ہو گے" پھر زکریا علیہ السلام اپنے عبادت خانے سے نکل کر لوگوں کے پاس آئے اور

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ⑪ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ

تم تسبیح کرو	صبح	اور شام	اے یحییٰ	تو پکڑ	کتاب کو	مضبوطی سے	اور ہم نے دیا اسے	حکم

اشارے سے انہیں نصیحت کر دی کہ "تم صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو اور اللہ نے حکم دیا" اے یحییٰ علیہ السلام! کتاب اللہ کو

صَبِيًّا ۙ⑫ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ⑬ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

بچپن سے	اور نرم خوئی دی	سے	اپنے پاس	اور پاکیزگی	اور وہ تھا	پرہیزگار	اور حسن سلوک کرنے والا	اپنے والدین سے

مضبوطی سے پکڑو اور اس پر عمل کرو۔" ہم نے انہیں بچپن ہی میں دین کی سمجھ عطا کی اور اپنی طرف سے انہیں رحم دلی اور پاکیزگی

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ

اور نہ	وہ تھا	سخت خو	نافرمان	اور سلامتی ہے	اس پر	جس دن	وہ پیدا ہوا	اور جس دن	وہ فوت ہوا

دی۔ وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اپنے والدین کے خدمت گزار تھے۔ سرکش اور نافرمان نہ تھے۔ اُن پر سلامتی ہو جس دن وہ پیدا

1 ع 15 4

وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ

اور جس دن	وہ اُٹھایا جائے گا	زندہ ہوکر	اور آپ یاد کریں	میں	کتاب	مریم کو	جب	وہ الگ ہوگئی	سے

ہوئے جس دن ان کی وفات ہوئی اور جس دن وہ دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ اے نبی ﷺ اس کتاب میں مریم علیہا

أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿16﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ فَأَرْسَلْنَا

اپنے گھر والوں سے	جگہ	مشرقی تک	تو اس نے بنالیا	سے	ان کے آگے	پردہ	پھر ہم نے بھیجا

السلام کا ذکر بھی لوگوں سے بیان کریں جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی مقام پر چلی گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے آپ کو لوگوں

إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ

طرف اس کی	روح (جبرائیل) اپنی کو	پھر وہ صورت بن گیا	اس کے لیے	آدمی	پورا	وہ بولی	بے شک میں	میں پناہ مانگتی ہوں

سے پردے میں کرلیا۔ ہم نے ان کی طرف اپنے فرشتے جبریل علیہ السلام کو بھیجا جوان کے سامنے ایک پورے آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿18﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ۖ

رحمٰن کی	تجھ سے	اگر	تو ہے	نیک	اس نے کہا	بے شک	میں	بھیجا ہوا ہوں	تیرے رب کا

مریم علیہا السلام نے اُسے دیکھ کر کہا ”اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو تو میں تمہیں خدائے رحمان کا واسطہ دیتی ہوں کہ میرے سامنے سے

لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾ قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلٰمٌ

تا کہ میں دوں	تجھ کو	لڑکا	پاکیزہ	وہ بولی	کیسے	وہ ہوگا	میرے لیے	لڑکا

ہٹ جاؤ۔ فرشتے نے کہا ”میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں تا کہ آپ کو ایک پاکیزہ بیٹا دوں۔“

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿20﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

اور نہیں چھوا مجھے	کسی بشر نے	اور نہیں	میں ہوں	بدکار	اس نے کہا	اسی طرح	کہا تیرے رب نے	وہ

مریم علیہا السلام نے کہا ”میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا جب کہ مجھے نہ کسی مرد نے ہاتھ لگایا اور نہ میں بدکار رہوں۔“ فرشتے نے کہا ”ایسا

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا

مجھ پر	آسان ہے	اور تا کہ ہم بنا دیں اس کو	نشانی	لوگوں کے لیے	اور رحمت	اپنی طرف سے	اور وہ ہے	معاملہ

ہی ہوگا۔ تمہارا رب فرماتا ہے یہ کام میرے لیے بہت آسان ہے تا کہ ہم اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیں، اور ان کے لیے اپنی

مَقْضِيًّا ﴿21﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿22﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ

طے شدہ	پھر اُس کو حمل ہوگیا	تو وہ الگ ہوگئی	اس کے ساتھ	ایک جگہ	دور	پھر لایا اس کو	دردِ زہ

رحمت کا ذریعہ قرار دیں اور اب یہ ایک طے شدہ بات ہے۔“ اور پھر مریم علیہا السلام کے ہاں اُس ہونے والے بیٹے کا حمل ٹھہر گیا۔

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا

طرف	تنے کی	کھجور کے	اس نے کہا	اے کاش میں	میں مرچکی ہوتی	پہلے	اس کے	اور میں ہوتی	بھولی

وہ ایک دُور کی جگہ چلی گئیں۔ دردِ زہ نے انہیں کھجور کے درخت کے پاس پہنچا دیا اور وہ کہنے لگیں ”کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور

مَّنْسِيًّا ﴿23﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ

بسری	پھر اس نے آواز دی اسے	سے	اُس کے نیچے	کہ نہ	توغم کر	بے شک	اس نے بنایا ہے	تیرے رب نے	تیرے نیچے

بھولی بسری چیز ہوتی“ فرشتے نے قریب ہی سے آواز دی ”غمگین نہ ہوں، آپ کے رب نے آپ کے پاس

سَرِيًّا ﴿24﴾ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿25﴾

چشمہ	اور تو ہلا	اپنی طرف	تنے کو	کھجور کے	وہ گرادے گا	تجھ پر	کھجور	تازہ

ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اِس کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلائیں وہ تم پر تازی کھجوریں گرائے گا۔

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ

پس تو کھا	اور تو پی	اور تو ٹھنڈی کر	آنکھ اپنی	پھر اگر	تو دیکھے	سے	آدمیوں	کسی کو	پھر تو کہنا

پس آپ کھائیں اور پئیں اور آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اگر کوئی آدمی آپ کو دیکھ لے تو اُسے اشارے سے کہہ دیں

اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿26﴾ فَاَتَتْ بِهٖ

بے شک میں	میں نے نذر مانی ہے	رحمٰن کے لیے	ایک روزہ	پس ہرگز نہیں	میں کلام کروں گی	آج کے دن	کسی انسان سے	پھر وہ لائی	اسے

کہ میں نے خدائے رحمان کے لیے روزہ رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے آج میں کسی انسان سے نہیں بولوں گی“۔ پھر وہ بچے کو گود میں

قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿27﴾ يٰٓاُخْتَ

قوم اپنی میں	اُسے اُٹھائے ہوئے	انہوں نے کہا	اے مریم	بے شک	تو لائی	ایک چیز	بری	اے بہن

لیے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ لوگوں نے کہا ”مریم علیہا السلام تم نے بڑا طوفان کر ڈالا؟ ارے ہارون علیہ السلام

هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ ﴿28﴾

ہارون کی	نہ	وہ تھا	تیرا باپ	آدمی	برا	اور نہ	وہ تھی	تیری ماں	بدکار

کی بہن! نہ تمہارا باپ برا آدمی تھا اور نہ تمہاری ماں بدکار تھی“۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿29﴾

پھر اس نے اشارہ کیا	اس کی طرف	وہ بولے	کیسے	ہم بات کریں	اُس سے جو	وہ ہے	میں	گود	بچہ

مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا ”ہم کیسے اس سے بات کریں جو ابھی گود میں بچہ ہے؟“

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ۟ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿30﴾ۙ وَّ جَعَلَنِیۡ

اس نے کہا	بے شک میں ہوں	بندہ	اللہ کا	اس نے دی مجھے	کتاب	اور اس نے بنایا مجھے	نبی	اور اس نے کیا مجھے

بچہ بولا ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔ میں جہاں

مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ

بابرکت	جہاں	بھی	میں ہوں	اور اس نے تاکید کی مجھے	نماز کی	اور زکوٰۃ کی	جب تک	میں رہوں

کہیں بھی ہوں، اُس نے مجھے برکت والا بنایا۔ اُس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی جب تک

حَیًّا ﴿31﴾۪ۖ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿32﴾ وَ السَّلٰمُ

زندہ	اور اچھا سلوک کرنے والا	اپنی ماں سے	اور نہیں	اس نے بنایا مجھے	سخت	بدبخت	اور سلامتی ہو

میں زندہ رہوں۔ اُس نے مجھے میری ماں کا خدمت گزار بنایا۔ مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ مجھ پر سلامتی

عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿33﴾ ذٰلِکَ عِیۡسَی

مجھ پر	جس دن	میں پیدا ہوا	اور جس دن	میں مروں گا	اور جس دن	میں اُٹھایا جاؤں	زندہ	یہ ہے	عیسیٰ علیہ السلام

ہے جس دن میں پیدا ہوا، جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔“ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا

ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿34﴾ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ

بیٹا	مریم کا	بات	حق کی ہے	کہ	جس میں	وہ شک کرتے ہیں	نہیں	وہ مناسب ہے	اللہ کو	کہ

اصل واقعہ، جس کے بارے میں لوگ جھگڑتے ہیں۔ اللہ ایسا

یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ

وہ رکھے	کوئی	اولاد	پاک ہے وہ	جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کام کا	تو یقیناً	وہ کہتا ہے	اس کو	تو ہو جا

نہیں کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے ”ہو جا“

فَیَکُوۡنُ ﴿35﴾ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ

تو وہ ہو جاتا ہے	اور بے شک	اللہ ہے	میرا رب	اور تمہارا رب	پس تم عبادت کرو اس کی	یہ ہے	راہ

تو وہ ہو جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت یہ تھی کہ ”بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ یہی

مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿36﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

سیدھی	پھر اختلاف کیا گروہوں نے	سے	اپنے درمیان	پس ہلاکت ہے	ان کے لیے جو	کافر ہوئے

سیدھا راستہ ہے۔“ مگر ان کے بعد مختلف فرقوں نے باہم اختلاف کیا۔ پھر تباہی ہے کفر کی راہ پر

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿37﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ

سے	حاضری	دن کی	بڑے	کیا خوب سنتے ہوں گے	وہ	اور کیا خوب دیکھتے ہوں گے	جس دن

جلنے والوں کے لیے اُس دن جب یہ لوگ ہمارے پاس حاضر ہوں گے۔ اُس حاضری کے وقت وہ خوب سنتے اور خوب دیکھتے ہوں

يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿38﴾ وَاَنْذِرْهُمْ

وہ آئیں گے ہمارے پاس	لیکن	ظالم	آج ہیں	میں	گمراہی	کھلی	اور آپ ڈرایئے ان کو

گے۔ مگر آج یہ ظالم کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اے نبی ﷺ آپ ﷺ ان

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ وقف لازم

دن	پشیمانی سے	جب	وہ فیصلہ ہوگا	معاملے کا	اور وہ ہیں	میں	غفلت	اور وہ

لوگوں کو اُس حسرت بھرے دن سے خبردار کر دیں جب ساری باتوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ابھی وہ غفلت میں

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿39﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿40﴾ ع 2 ع 25 5

وہ نہیں ایمان لاتے	بے شک ہم	ہم	ہم وارث ہیں	زمین کے	اور اس کے جو ہے	اس پر	اور ہماری طرف	وہ لوٹائے جائیں گے

پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ بے شک ہم زمین کے اور زمین والوں کے وارث ہیں اور سب ہماری طرف لوٹائے جائیں

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿41﴾ اِذْ قَالَ

اور ذکر کیجیے	میں	کتاب	ابراہیم کو	بے شک وہ	وہ تھا	سچا	نبی	جب	اس نے کہا

گے۔ اور اے نبی ﷺ اِس کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا لوگوں سے تذکرہ کریں۔ بے شک وہ سچے تھے اور نبی تھے۔ یاد کرو

لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ

اپنے باپ کو	اے باپ میرے	کیوں	تو پوجتا ہے	اسے جو	نہیں	وہ سنتا	اور نہ	وہ دیکھتا	اور نہ	وہ کام آتا

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا ''اباجان آپ ان بتوں کی کیوں پوجا کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کے کچھ

عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿42﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ

تیرے لیے	کچھ بھی	اے میرے باپ	بے شک میں	بلاشبہ	وہ آیا میرے پاس	کچھ	علم	جو	نہیں	وہ آیا تیرے پاس

کام آ سکتے ہیں؟'' اباجان میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ لہٰذا آپ

فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿43﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ

پس تو پیروی کر میری	میں راہ دکھاؤں تجھے	راہ	سیدھی	اے میرے باپ	نہ	تو پوجا کر	شیطان کی	بے شک

میری پیروی کریں، میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اباجان شیطان کی پوجا نہ کریں۔ شیطان

الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿44﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ

شیطان	وہ ہے	رحمٰن کا	نافرمان	اے باپ میرے	بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ پہنچے تجھے

تو اللہ رحمان کا نافرمان ہے۔ ابا جان مجھے ڈر ہے کہیں آپ پر اللہ رحمان کا عذاب

عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿45﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ

عذاب	کا	رحمان	پھر تو ہو جائے	شیطان کا	دوست	اس نے کہا	کیا پھرنے والا ہے	تو

نہ آ جائے اور آپ شیطان کے ساتھی نہ بن جائیں۔'' باپ نے کہا ''ابراہیم علیہ السلام کیا تم میرے معبودوں

عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ

سے	میرے معبودوں	اے ابراہیم	البتہ اگر	نہ	تو باز آیا اس سے	تو میں ضرور سنگسار کردوں گا تجھے	اور تو چھوڑ دے مجھے

سے بیزار ہو گئے ہو؟ اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا اور ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور

مَلِيًّا ﴿46﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

کچھ مدت تک	اس نے کہا	سلام ہو	تجھ پر	ضرور میں استغفار کروں گا	تیرے لیے	رب اپنے سے	بے شک وہ	وہ ہے

ہو جاؤ گے۔'' ابراہیم علیہ السلام نے کہا '' آپ کو سلام، میں آپ کے لیے اپنے رب سے ہدایت اور بخشش کی دعا کروں گا۔ بے شک

بِيْ حَفِيًّا ﴿47﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا

مجھ پر	مہربان	اور میں چھوڑ دوں گا تمہیں	اور اس کو جسے	تم پکارتے ہو	سے	سوائے	اللہ	اور میں پکاروں گا

وہ مجھ پر مہربان ہے۔ میں آپ لوگوں کو اور ان بتوں کو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، چھوڑ کر الگ ہوتا ہوں۔ صرف اپنے رب کو

رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿48﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا

اپنے رب کو	امید ہے	کہ نہیں	میں ہوں گا	پکار کر	رب اپنے کو	بے نصیب	پھر جب	وہ چھوڑ گیا ان کو	اور جن کی

پکارتا ہوں۔ امید ہے میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔'' پھر جب ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا

وہ عبادت کرتے تھے	سے	سوائے	اللہ کے	ہم نے عطا کیا	اس کو	اسحاق	اور یعقوب	اور سب کو

سے اور ان بتوں سے جنہیں وہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے، چھوڑ کر الگ ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق علیہ السلام بیٹا اور یعقوب

جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿49﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ

ہم نے بنایا	نبی	اور ہم نے عطا کیا	ان کو	سے	رحمت اپنی	اور ہم نے کیا	ان کے لیے	ذکر

علیہ السلام پوتا عطا فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ انہیں اپنی خاص رحمت سے نوازا اور نیک نامی

3 ع 10 6

صِدْقٍ عَلِيًّا (50) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا

خیر	بلند	اور آپ یاد کیجیے	میں	کتاب	موسیٰ کو	بے شک وہ	وہ تھا	چنا ہوا

اور ناموری بخشی۔ اے نبی ﷺ اس کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر بھی کریں۔ بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے خاص بندے،

وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا (51) وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ

اور وہ تھا	رسول	نبی	اور ہم نے پکارا اسے	سے	جانب	طور کی	دائیں	اور ہم نے قریب کیا اسے

رسول اور نبی تھے۔ ہم نے انہیں کوہِ طور کی دائیں جانب سے پکارا۔ راز کی باتیں کرنے کے لیے اپنے

نَجِيًّا (52) وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا (53) وَاذْكُرْ فِي

سرگوشی کر کے	اور ہم نے عطا کیا	اس کو	سے	ہماری رحمت	اس کا بھائی	ہارون	نبی	اور یاد کیجیے	میں

قریب بلایا۔ اور اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر انہیں ساتھی دیا۔ اور اے نبی ﷺ اس کتاب میں

الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا (54)

کتاب	اسماعیل کو	بے شک وہ	وہ تھا	سچا	وعدے کا	اور وہ تھا	رسول	نبی

اسماعیل علیہ السلام کا بھی ذکر کریں۔ بے شک وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے رسول اور نبی تھے۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (55)

اور وہ تھا	تاکید کرتا	اپنے گھر والوں کو	نماز کی	اور زکوٰۃ کی	اور تھا	نزدیک	اپنے رب کے	پسندیدہ

وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ اپنے رب کے مقبول بندے تھے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (56) وَّرَفَعْنٰهُ

اور آپ ذکر کیجیے	میں	کتاب	ادریس کو	بے شک وہ	وہ تھا	بڑا سچا	نبی	اور ہم نے اٹھایا اس کو

اور اے نبی ﷺ اس کتاب میں ادریس علیہ السلام کا ذکر بھی بیان کر دیں۔ بے شک وہ بھی بڑے سچے تھے اور نبی تھے۔ ہم نے

مَكَانًا عَلِيًّا (57) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ

مقام	اونچے پر	یہ لوگ ہیں	جو	انعام کیا	اللہ نے	جن پر	سے	نبیوں	سے

اُن کو بڑے بلند رتبے تک پہنچایا۔ یہ ان نبیوں میں سے ہیں جن پر اللہ نے فضل فرمایا، جو آدم علیہ السلام ہی کی نسل سے ہیں اور ان کی

ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ

اولاد	آدم کی	اور ان سے جن کو	ہم نے سوار کرایا	ساتھ	نوح کے	اور سے	اولاد	ابراہیم کی

نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا۔ اُن میں بعض ابرہیم علیہ السلام

وَ اِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

اور یعقوب کی	اور ان سے جن کو	ہم نے ہدایت دی	اور ہم نے چن لیا ان کو	جب	وہ پڑھی جاتی تھیں	ان پر	آیتیں

اور یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت بخشی اور جنہیں ہم نے اپنے کام کے لیے

السجدۃ 5

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ 58 فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمان کی	وہ گر پڑتے	سجدہ کرتے ہوئے	اور روتے ہوئے	پھر وہ جانشین بنے	سے	بعد ان کے	ایسے جانشین

چن لیا۔ اُن کا حال یہ تھا جب انہیں اللہ رحمن کی آیتیں سنائی جاتیں تو وہ بے اختیار جھکتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے۔ پھر

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ 59 اِلَّا مَنْ

جنہوں نے ضائع کیا	نماز کو	اور وہ پیچھے پڑ گئے	خواہشوں کے	تو جلد	وہ ملیں گے	گمراہی کے عذاب سے	مگر	جس نے

ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔ وہ عنقریب اپنی گمراہی کے

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اس نے توبہ کی	اور وہ ایمان لایا	اور اس نے عمل کیا	اچھا	تو ایسے لوگ	وہ داخل ہوں گے	جنت میں	اور نہیں	ان پر ظلم ہوگا

انجام سے دوچار ہوں گے۔ البتہ جو لوگ توبہ کر لیں، ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا

شَيْــــًٔا ۙ 60 جَنّٰتِ عَدْنِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ

کچھ بھی	باغوں میں	ہمیشگی کے	جن کا	وعدہ کیا ہے	رحمان نے بندوں اپنے سے	غائبانہ	بے شک

بھی حق تلفی نہ ہوگی۔ اُن کے لیے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے اور یہ وعدہ

كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا 61 لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ

وہ ہے	وعدہ اس کا	یقینی	نہیں	وہ سنیں گے	اس میں	بیہودہ بات	مگر	سلام	اور اُن کے لیے ہے

پورا ہو کر رہنا ہے۔ وہاں ان کے کانوں میں کوئی فضول بات نہیں پڑے گی۔ وہ سلام سلام کی آوازیں سنیں گے۔ انہیں صبح

رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا 62 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ

ان کا رزق	اس میں	صبح	اور شام	یہ وہی	جنت ہے	جس کے	ہم وارث بنائیں گے	سے

و شام اپنا رزق ملے گا۔ یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو

عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا 63 وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا

اپنے بندوں	جو کوئی	وہ ہو	پرہیزگار	اور نہیں	ہم اترتے	مگر	ساتھ حکم	آپ کے رب کے	اسی کا ہے	جو کچھ

بنائیں گے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور اے نبی ﷺ فرشتے یہ کہتے ہیں ''ہم صرف آپ کے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔ جو

بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

آگے ہمارے ہے	اور جو کچھ	پیچھے ہمارے	اور جو کچھ	درمیان	اس کے	اور نہیں	وہ ہے	آپ کا رب

کچھ ہمارے سامنے ہے، جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ آپ ﷺ کا

نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

بھولنے والا	رب	آسمانوں کا	اور زمین کا	اور جو کچھ	درمیان دونوں کے	پس آپ عبادت کریں اس کی	اور آپ ہمیشہ کریں

رب کسی چیز کو بھولنے والا نہیں۔ وہی رب ہے آسمانوں کا، زمین کا اور ان سب چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں۔" لہٰذا اے

لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ 4 ع 15 7

اس کی عبادت کو	کیا	آپ جانتے ہیں	اس کا	ہم نام	اور کہتا ہے	انسان	کیا جب	کہ	میں مرجاؤں گا

لوگو! تم اُسی کی بندگی کرو۔ اسی کی بندگی پر قائم رہو۔ کیا تمہارے علم میں اس جیسی صفتوں والا کوئی اور بھی ہے؟ اور کافر انسان تعجب سے

لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

توضرور	میں نکالا جاؤں گا	زندہ	کیا	نہیں	یاد کرتا انسان	کہ ہم	ہم نے پیدا کیا اسے	سے	پہلے

پوچھتا ہے "کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟" کیا انسان کو یاد نہیں ہم نے اسے پہلے بھی پیدا کیا جب کہ وہ کچھ

وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ

اور نہ	وہ تھا	کچھ بھی	پس قسم آپ کے رب کی	ضرور ہم جمع کریں گے انکو	اور شیطانوں کو	پھر	ضرور ہم حاضر کریں گے ان کو

بھی نہ تھا؟ لہٰذا اے نبی ﷺ آپ ﷺ کے رب کی قسم! ہم ضرور ان کو اور سارے شیطانوں کو جمع کریں گے۔ پھر ان سب کو

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ج ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ

گرد	جہنم کے	گھٹنوں پر گرے ہوئے	پھر	البتہ ضرور ہم کھینچ لیں گے	سے	ہر	گروہ	اسے جو کہ ان میں

جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کریں گے جو

اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ج ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى

زیادہ سخت ہے	کی	رحمان	سرکشی میں	پھر	ضرور ہم	خوب جانتے ہیں	ان کو	جو	زیادہ مستحق ہیں

رحمان کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرکش بنے ہوئے تھے۔ پھر ہم ان لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں ڈالے جانے کے

بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا

اس میں	داخل ہونے کے	اور نہیں ہے	تم میں سے	مگر	اُس پر سے گزرنے والا	یہ ہے	پر	آپ کے رب	حتمی

زیادہ مستحق ہیں۔ اور اے لوگو! یاد رکھو، تم میں سے کوئی نہیں جس کا دوزخ پر سے گزر نہ ہو۔ یہ تمہارے رب کی طے شدہ فیصلہ ہے جو

مَّقۡضِيًّا ﴿71﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿72﴾

طے شدہ	پھر	ہم نجات دیں گے	ان کو جو	وہ پرہیزگار ہوئے	اور ہم چھوڑیں گے	ظالموں کو	اس میں	گرا ہوا گھٹنوں کے بل

پوری ہو کر رہے گی۔ پھر ہم ان لوگوں کو بچا لیں گے جو اللہ سے ڈرتے تھے اور ظالموں کو اُس میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ

اور جب	وہ پڑھی جاتی ہیں	ان پر	آیتیں ہماری	واضح	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	جو کافر ہوئے	ان کو جو	وہ ایمان لائے

گے۔ اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں ”بتاؤ

اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ﴿73﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ

کون سا	دو گروہوں میں سے	بہتر	مقام میں	اور بہترین	مجلس میں	اور کتنے ہی	ہم نے ہلاک کیے	پہلے ان

ہم دونوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہے؟ حالاں کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں

مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ﴿74﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ

سے	کئی گروہ	جو کہ	بہترین تھے	مال و دولت	اور شان و شوکت میں	کہہ دیجیے	جو کوئی	وہ ہو	میں	گمراہی

جو ان سے زیادہ مال و اسباب اور ٹھاٹ باٹھ رکھتی تھیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کہہ دیں کہ ”جو لوگ گمراہی میں پڑے ہوتے

فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا

تو وہ ڈھیل دیتا ہے	اس کو	رحمان	(لمبی) ڈھیل دینا	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں گے اسے	جس کا	اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے	یا تو

ہیں اللہ رحمان انہیں ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے،

الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ

عذاب کا	اور یا پھر	قیامت کا	پھر جلد وہ جانیں گے	کون	ہے	برا	ٹھکانے میں	اور بہت ہی کمزور

دنیا کا عذاب یا قیامت، تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال برا ہے اور کس کا

جُنۡدًا ﴿75﴾ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

لشکر میں	اور اضافہ کرتا ہے اللہ	(ان کے لیے) جو	وہ ہدایت پائیں	ہدایت (میں)	اور باقی رہنے والی	نیکیاں ہیں

جتھا کمزور لیکن جو لوگ ہدایت کی راہ اختیار کرتے ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور اے نبی ﷺ باقی رہنے والی

خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿76﴾ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ

بہتر	پاس	آپ کے رب کے	ثواب میں	اور بہتر	انجام میں	کیا پھر آپ نے دیکھا	اسے جس نے	انکار کیا

نیکیاں آپ ﷺ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿77﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ

ہماری آیتوں کا	اور اس نے کہا	ضرور مجھے دیا جائے گا	مال	اور اولاد	کیا اس کو خبر دی گئی ہے	غیب کی	یا	اس نے کیا ہے

آیتوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ”مجھے آخرت میں بھی مال اور اولاد ضرور ملیں گے“ کیا اُسے غیب کی خبر معلوم ہوئی ہے، یا اُس نے

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿78﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ

سے	رحمان	عہد	ہرگز نہیں	جلد ہم لکھیں گے	جو	وہ کہتا ہے	اور ہم بڑھائیں گے	اس کو	میں

اللہ رحمان سے اس کا کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا جو وہ کہتا ہے اسے ہم لکھ لیں گے اور اس کے عذاب میں اضافہ

الْعَذَابِ مَدًّا ﴿79﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿80﴾ وَاتَّخَذُوْا

عذاب میں	(بہت) بڑھانا	اور ہم وارث ہوں گے اس کے	اس کا جو	وہ کہتا ہے	اور آئے گا ہمارے پاس	اکیلا	اور انہوں نے بنائے

کریں گے۔ جس مال و اولاد کا اُسے دعویٰ ہے اس کے وارث ہم ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا حاضر ہوگا۔ اور ان مشرکوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿81﴾ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ

سے	سوائے	اللہ کے	کئی معبود	تا کہ وہ ہوں	ان کے لیے	مددگار	ہرگز نہیں	جلد وہ انکار کریں گے

اللہ کے سوا دوسرے معبود اس امید پر بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے مددگار بنیں گے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ وہ قیامت کے دن ان کی

ع 5 17 8 بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿82﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا

ان کی عبادت کا	اور وہ ہوں گے	ان کے	مخالف	کیا نہیں	تو نے دیکھا	کہ ہم	ہم نے بھیجا

عبادت کا انکار کریں گے اور اُلٹے ان کے دشمن بن جائیں گے۔ کیا تم کو معلوم نہیں ہم نے کافروں پر شیطانوں کو چھوڑ رکھا ہے جو

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿83﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا

شیطانوں کو	پر	کافروں	وہ بہکاتے ہیں ان کو	خوب بہکانا	پس نہ	تو جلدی کر	ان پر	بے شک حقیقت میں

انہیں اُکساتے رہتے ہیں۔ تم ان کے بارے میں جلدی نہ کرو۔ ہم ان کی

نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿84﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿85﴾

ہم شمار کرتے ہیں	ان کے لیے	شمار کرنا	جس دن	ہم جمع کریں گے	پرہیزگاروں کو	طرف	رحمان کی	مہمان بنا کر

مہلت کے دن گن رہے ہیں۔ پھر اس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ اور مجرموں کو

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿86﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا وقف لازم

اور ہم چلائیں گے	مجرموں کو	طرف	جہنم کی	پیاسے	نہیں	وہ اختیار رکھیں گے	شفاعت کا	مگر

جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے اس کے

وقف لازم

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿87﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿88﴾

جس نے	اس نے لیا	سے	رحمان	کوئی عہد	اور وہ کہتے ہیں	اس نے بنا رکھی ہے	رحمان نے	اولاد

جس نے اللہ رحمٰن سے اس کی اجازت لی ہو گی۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ رحمٰن بھی اولاد رکھتا ہے۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿89﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

البتہ بے شک	تم لائے ہو	ایک چیز	بھاری	قریب ہے کہ وہ	سب آسمان	وہ پھٹ جائیں	اس سے	اور وہ شق ہو جائے

یقیناً بڑی سنگین بات ہے جو انہوں نے کہی۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں، زمین شق

الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿90﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿91﴾ وَمَا

زمین	اور وہ گر پڑیں	پہاڑ	ریزہ ریزہ ہو کر	کہ	وہ دعویٰ کریں	رحمان کے لیے	اولاد کا	اور نہیں

ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں، اس بات پر کہ لوگ رحمٰن کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں۔ حالاں کہ

يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿92﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

مناسب	رحمان کے لیے	کہ	وہ بنا رکھے	اولاد	نہیں	وہ سارے	جو ہیں	میں	آسمانوں

رحمٰن کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔ آسمانوں اور زمین میں کوئی ایسا نہیں جو اللہ رحمٰن کے

وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿93﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿94﴾

اور زمین میں	مگر	آئیں گے	رحمان کے پاس	غلام بن کر	البتہ بے شک	اس نے احاطہ کر لیا ہے ان کا	اور گن لیا ہے ان کو	گن لینا

آگے غلام بن کر کھڑا نہ ہو۔ اس نے سب کو شمار کر رکھا ہے اور اچھی طرح گن رکھا ہے۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿95﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور وہ سب	آنے والے ہیں اُس پاس کے	دن	قیامت کے	اکیلے ہو کر	بے شک	جو لوگ	وہ ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے

ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلا حاضر ہو گا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿96﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

اچھے	وہ جلد کرے گا	ان کے لیے	رحمان	محبت	پس بے شک حقیقتاً	ہم نے آسان کیا اسے	آپ کی زبان میں

کیے تو اللہ رحمٰن ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔ اے نبی ﷺ ہم نے اِس قرآن کو آپ ﷺ کی زبان

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿97﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

تا کہ آپ بشارت دیں	اس سے	پرہیزگاروں کو	اور آپ خبردار کریں	اس سے	قوم	جھگڑالو کو	اور کتنے ہی	ہم نے ہلاک کیے

میں آسان کر دیا ہے تا کہ آپ ﷺ اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو خوش خبری دیں اور ہٹ دھرم لوگوں کو خبردار کر دیں۔ اور ان لوگوں

6 ع 16 9 النّصف

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿98﴾ ع

پہلے ان کے	کئی	گروہ	کیا	تو محسوس کرتا ہے	ان سے	کو	کسی	یا	تو سنتا ہے	ان کی	کوئی بھنک

سے پہلے ہم کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں۔ کیا اب ان میں سے کوئی نظر آتا ہے یا ان کی کوئی آہٹ سنائی دیتی ہے؟

(20) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (45)

اٰيَاتُهَا 135 — رُكُوْعَاتُهَا 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿1﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿2﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿3﴾

طٰہٰ	نہیں	ہم نے اتارا	آپ پر	قرآن	تاکہ آپ مشقت میں پڑیں	مگر	نصیحت ہے	اُس کے لیے جو	وہ جو ڈرتا ہے

طٰہٰ۔ اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ ﷺ مشقت میں پڑ جائیں۔ یہ تو ان لوگوں کے لیے

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿4﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى

یہ نازل شدہ ہے	طرف سے اس کی جس نے	اس نے پیدا کیا	زمین	اور آسمانوں کو	بلند	وہ رحمٰن ہے	پر

یاد دہانی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔ اور یہ کلام اس ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے آسمانوں کو پیدا کیا

الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿5﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا

عرش	وہ قائم ہوا	اسی کا ہے	جو کچھ	میں	آسمانوں	اور جو کچھ	میں	زمین	اور جو کچھ

وہ رحمٰن عرش پر قائم ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، جو کچھ زمین میں ہے اور جو

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿6﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

درمیان دونوں کے	اور جو کچھ ہے	نیچے	زمین کی گہرائی میں	اور اگر	تو بلند کہے	بات کو	تو بے شک وہ	وہ جانتا ہے

کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ اور تم چاہے اونچی آواز سے بات کرو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو بھی

السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿7﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ﴿8﴾

راز کو	اور زیادہ مخفی کو	وہی اللہ	نہیں ہے	معبود	مگر	وہی	اس کے ہیں	سارے نام	اچھے

جانتا ہے بلکہ اس سے بھی مخفی بات کو جانتا ہے۔ وہی اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿9﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا وقف لازم

اور کیا	پہنچی آپ کو	بات	موسیٰ کی	جب	اس نے دیکھی	آگ	تو کہا	اپنے گھر والوں کو	تم ٹھہرو

اور اے نبی ﷺ کیا آپ ﷺ کو موسیٰؑ کا واقعہ معلوم ہے۔ جب انہیں دور سے آگ دکھائی دی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا

اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

بے شک میں	نے دیکھی ہے	آگ	تاکہ میں	میں لاؤں تمہارے لیے	اس سے	انگارہ	یا	میں حاصل کروں	پر	آگ

”ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں وہاں جاتا ہوں تاکہ اس میں سے تمہارے لیے ایک انگارہ لاؤں یا اس آگ سے مجھے

هُدًى ﴿10﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿11﴾ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ

رہنمائی	پھر جب	وہ آیا اس کے پاس	وہ پکارا گیا	اے موسیٰ	بے شک میں	میں ہوں	تیرا رب	تو اتار دے

راستے کا کچھ پتہ چل جائے۔ پھر جب موسیٰؑ وہاں پہنچے تو آواز آئی ”اے موسیٰ علیہ السلام میں تمہارا رب ہوں۔ تم اپنے جوتے

نَعْلَیْكَ ج اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿12﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا

اپنے جوتے	تو ہے	وادی میں	پاک	طویٰ	اور میں نے	میں نے چن لیا ہے تجھے	پس تو غور سے سُن	اسے جو

اُتار دو کیوں کہ تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو۔ میں نے تمہیں رسالت کے لیے چُن لیا ہے۔ لہٰذا جو وحی کی جا رہی

یُوْحٰى ﴿13﴾ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

وحی کی جاتی ہے	بے شک میں	میں اللہ ہوں	نہیں معبود	مگر	میں	پس تو عبادت کر میری	اور تو قائم کر	نماز

ہے اسے توجہ سے سنو۔ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے

لِذِكْرِیْ ﴿14﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ

میری یاد کے لیے	بے شک	قیامت کی گھڑی	آنے والی ہے	قریب ہے کہ	میں چھپا رکھوں اسے	تاکہ وہ بدلہ دیا جائے	ہر	جان کو

نماز قائم کرو۔ بے شک قیامت آنے والی ہے۔ میں ابھی اسے چھپائے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ پھر ہر شخص کو اُس کے

بِمَا تَسْعٰى ﴿15﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ

اس کا جو	وہ محنت کرے	پس نہ	وہ روکے تجھے	اس سے	وہ شخص جو	نہیں	وہ ایمان رکھتا	اس پر	اور وہ پیروی کرتا ہے

کیے کا بدلہ ملے۔ دیکھو، کوئی شخص تمہیں اُس قیامت سے غافل نہ کر دے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿16﴾ وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ﴿17﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ج

اپنی خواہش کی	پھر تو ہلاک ہو جائے گا	اور کیا ہے	یہ	تیرے دائیں ہاتھ میں	اے موسیٰ	اس نے کہا	یہ	عصا ہے میرا

پر چلتا ہے۔ ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔ اور اے موسیٰؑ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟“ وہ بولے ”یہ میری لاٹھی ہے۔

اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ

میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر	اور میں جھاڑتا ہوں (پتے)	اس سے	پر	اپنی بکریوں	اور میرے لیے ہیں	اس میں	فائدے

میں اس سے ٹیک لگاتا ہوں۔ اِس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لیے اور

اُخۡرٰی ﴿18﴾ قَالَ اَلۡقِهَا یٰمُوۡسٰی ﴿19﴾ فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی ﴿20﴾

اور بھی	فرمایا	تو ڈال دے اس کو	اے موسیٰ	تو اس نے ڈال دیا اسے	پھر اچانک	وہ تھا	سانپ	وہ دوڑتا ہوا

فائدے بھی ہیں۔'' فرمایا ''اے موسیٰ علیہ السلام اسے زمین پر ڈال دو'' جب انہوں نے اسے ڈال دیا تو وہ یکا یک ایک دوڑتا ہوا سانپ

قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ ۫ سَنُعِیۡدُهَا سِیۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰی ﴿21﴾ وَاضۡمُمۡ

اس نے فرمایا	تو پکڑ لے اسے	اور نہ	تو ڈر	ابھی ہم لے آئیں گے	اسے حالت اس کی	پہلی پر	اور تو ملا

بن گیا۔ فرمایا ''اسے پکڑ لو اور مت ڈرو ہم پھر اسے پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ اور ذرا اپنے

یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ اٰیَةً اُخۡرٰی ﴿22﴾

اپنے ہاتھ کو	ساتھ	اپنے بازو کے	وہ نکلے گا	سفید	کے	بغیر	عیب	نشانی	دوسری

ہاتھ کو اپنی بغل میں رکھ لو اور پھر نکالو تو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دوسری نشانی ہے

لِنُرِیَكَ مِنۡ اٰیٰتِنَا الۡكُبۡرٰی ﴿23﴾ اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿24﴾ 1 ع 24 10

تاکہ ہم دکھائیں تجھے	سے	نشانیوں اپنی	بڑی	تو جا	طرف	فرعون کی	بے شک وہ	سرکش ہوا ہے

تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھادیں۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿25﴾ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿26﴾ وَاحۡلُلۡ

اس نے کہا	اے میرے رب	تو کھول دے	میرے لیے	سینہ میرا	اور تو آسان کر	میرے		میرا کام	اور تو کھول دے

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے۔ میری زبان کی

عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿27﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿28﴾ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ

گرہ	سے	میری زبان	تاکہ وہ سمجھیں	میری بات کو	اور تو مقرر کر	میرے لیے	مددگار	سے

گرہ کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں۔ اور میرے خاندان سے میرا ایک مددگار

اَهۡلِیۡ ﴿29﴾ هٰرُوۡنَ اَخِی ﴿30﴾ اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿31﴾ وَاَشۡرِكۡهُ فِیۡۤ

میرے خاندان	ہارون	میرے بھائی کو	تو مضبوط کر	اس سے	میری کمر ہمت	اور تو شامل کر اسے	میں

مقرر کر دے۔ ہارون علیہ السلام کو جو کہ میرا بھائی ہے۔ اُس کے ذریعے میرے ہاتھ مضبوط کر دے۔ اسے میرے کام میں شریک کر

اَمۡرِیۡ ﴿32﴾ كَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا ﴿33﴾ وَّنَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا ﴿34﴾ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا

میرے کام	تاکہ	ہم تسبیح کریں تیری	بہت	اور ہم ذکر کریں تیرا	بہت	بے شک تو	تو ہے	ہم کو

دے تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں۔ اور تیرا خوب ذکر کریں۔ بے شک تو ہمیں

بَصِيْرًا ﴿35﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿36﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ

دیکھنے والا	اس نے فرمایا	بے شک	تجھے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ	اور البتہ بے شک	ہم نے احسان کیا	تجھ پر

دیکھ رہا ہے۔" اللہ نے فرمایا "اے موسیٰ علیہ السلام تمہاری دعا قبول کی گئی۔" اور تم جانتے ہو ہم نے پہلے بھی ایک بار

مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿37﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿38﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ

بار	دوسری	جب	ہم نے الہام کیا	طرف	تیری ماں کی	جو بھی	وہ وحی کی	یہ کہ	تو ڈال دے اس کو

تم پر احسان کیا تھا۔ جب ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں ایک بات ڈال دی تھی۔ کہ اپنے بچے کو صندوق

فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ

میں	صندوق	پھر تو ڈال دے اسے	میں	دریا	پھر وہ ڈالے گا اُس کو دریا	ساحل پر	وہ پکڑ لے گا اسے

میں رکھو اور دریا میں ڈال دو دریا اُسے کنارے پر ڈال دے گا۔ پھر اسے وہ فرعون اٹھا لے گا

عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ

دشمن	میرا	اور دشمن	اس کا	اور میں نے ڈال دی	تجھ پر	محبت	اپنی طرف سے	اور تا کہ تیری پرورش ہو

جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی دشمن ہے۔ اور اے موسیٰ علیہ السلام ہم نے اپنی طرف سے تم پر محبت کا سایہ ڈال دیا تا کہ تم میری

عَلٰى عَيْنِىْ ﴿39﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

سامنے	میری آنکھوں کے	جب	وہ چلتی تھی	تیری بہن	پھر وہ کہتی تھی	کیا	میں بتاؤں تمہیں	کہ	کون

خاص نگرانی میں پرورش پاؤ۔ جب تمہاری بہن اجنبی بن کر وہاں گئی اور فرعون کے لوگوں سے کہنے لگی "کیا میں تمہیں اُس عورت کا پتہ

يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۭ

وہ پرورش کرے اس کی	پھر ہم نے لوٹا دیا تجھے	طرف	تیری ماں کے	تا کہ وہ ٹھنڈی ہوں	اُس کی آنکھیں	اور نہ	وہ غم کرے

دوں جو اس بچے کی پرورش اچھی طرح کرے؟" پھر ہم نے تمہیں واپس تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۣ فَلَبِثْتَ

اور تو نے قتل کیا	ایک جان کو	پھر ہم نے نجات دی تجھے	سے	غم	اور ہم نے آزمایا تجھے	آزمانا	پھر تو رہا

اور اسے غم نہ ہو۔ اور اے موسیٰ علیہ السلام تم نے ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ پھر ہم نے تمہیں اس غم سے نجات دی اور ہم نے خوب

سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿40﴾

کئی سال	میں	اہلِ مدین	پھر	تو آیا	پر	ایک اندازے	اے موسیٰ

جانچا۔ پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے۔ یہاں تک کہ اے موسیٰ علیہ السلام اب تم ایک اندازے پر ہمارے پاس

وقف لازم

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿41﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ

اور میں نے چن لیا تجھے	اپنے لیے	تو جا	تو	اور تیرا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور نہ	تم سستی کرنا	میں

حاضر ہوگئے۔ میں نے تمہیں اپنی دعوت کے کام کے لیے تیار کیا ہے۔ لہٰذا تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور

ذِكْرِيْ ﴿42﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿43﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

میری یاد	تم دونوں جاؤ	طرف	فرعون کی	بے شک وہ	سرکش ہوا ہے	پھر تم کہو	اس کو	بات	نرم

دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اس سے نرمی کے ساتھ

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿44﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ

شاید کہ	وہ سمجھے	یا	وہ ڈرے	دونوں نے کہا	اے ہمارے رب	بے شک ہم	ہم ڈرتے ہیں	کہ	وہ ہاتھ ڈالے

بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا اپنے برے انجام سے ڈر جائے۔“ دونوں بھائیوں نے عرض کیا ”اے ہمارے رب ہمیں

عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿45﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ

ہم پر	یا	کہ	وہ سرکشی کرے	اس نے فرمایا	نہ	تم ڈرو	بے شک میں ہوں	ساتھ تمہارے	میں سنتا بھی ہوں

اندیشہ ہے کہ فرعون ہم پر زیادتی کرے گا یا اس کی سرکشی اور بڑھ جائے گی۔“ فرمایا ”اندیشہ نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں، سب

وَاَرٰى ﴿46﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا

اور میں دیکھتا ہوں	پس تم دونوں جاؤ اس کے پاس	پھر تم کہو	بے شک ہم	دونوں رسول ہیں	تیرے رب کے	پس تو بھیج دے	ساتھ ہمارے

کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں۔“ اب تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو ”ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ تو بنی اسرائیل کو نہ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ

بنی اسرائیل کو	اور نہ	تو عذاب دے ان کو	بے شک	ہم لائے تیرے پاس	نشانی	طرف سے	تیرے رب کی	اور سلامتی ہو

ستا۔ انہیں ہمارے ساتھ بھیج دے۔ ہم تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی ہے

عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿47﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى

پر	اُس کے جو	وہ پیروی کرے	ہدایت کی	بے شک ہم	بلاشبہ	وحی کی گئی	ہمارے طرف	یہ کہ	عذاب ہے	پر

اُس شخص کے لیے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ ہم پر یہ وحی بھی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ موڑے

مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿48﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿49﴾ قَالَ رَبُّنَا

اُس جو	وہ انکار کرے	اور وہ منہ موڑے	اس نے کہا	پس کون ہے	رب تم دونوں کا	اے موسیٰ	اس نے کہا	رب ہمارا

اُسے عذاب ہوگا۔ فرعون نے پوچھا ”اے موسیٰ علیہ السلام تم دونوں کا رب کون ہے؟“ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا ”ہمارا رب وہ

الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ﴿50﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

وہ ہے جس نے	اس نے دی	ہر	چیز کو	اُس کی پیدائش	پھر	اس نے ہدایت دی	اس نے کہا	تو کیا ہے	حال

ہے جس نے ہر چیز کو وجود بخشا پھر اسے راہ پر لگا دیا۔" فرعون نے کہا "اُن لوگوں کا کیا بنے گا جو تمہارے اِس

الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰی ﴿51﴾ قَالَ عِلۡمُہَا عِنۡدَ رَبِّیۡ فِیۡ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ

قوموں	پہلی کا	اس نے کہا	اُن کا علم	پاس ہے	میرے رب کے	میں	کتاب	نہیں	وہ بھٹکتا

دین سے پہلے گزر چکے ہیں؟" موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا "اس کا علم میرے رب کے پاس لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ میرا

رَبِّیۡ وَ لَا یَنۡسَی ﴿52﴾ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَہۡدًا وَّ سَلَکَ لَکُمۡ

میرا رب	اور نہ	وہ بھولتا	جس نے	اس نے بنایا	تمہارے لئے	زمین کو	بچھونا	اور اس نے بنائیں	تمہارے لیے

رب نہ غلطی کرتا ہے نہ بھُولتا ہے۔ اسی نے تمہارے لئے زمین کا فرش بنایا اور اس میں تمہارے لیے

فِیۡہَا سُبُلًا وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ

اس میں	راہیں	اور اس نے اتارا	سے	آسمان	پانی	پھر ہم نے نکالیں	اس سے	قسمیں	کی

راستے بنائے۔ اسی نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس کے ذریعے مختلف قسم کی نباتات

نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿53﴾ کُلُوۡا وَ ارۡعَوۡا اَنۡعَامَکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

نباتات	مختلف	تم کھاؤ	اور تم چراؤ	جانور اپنے	بے شک	میں	اس	البتہ نشانیاں ہیں

پیدا کیں۔ تاکہ تم خود کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چَراؤ۔ اس بات میں عقل والوں کے لیے

لِّاُولِی النُّہٰی ﴿54﴾ ع مِنۡہَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَ فِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ وَ مِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ 2 ع 30 11

عقل والوں کے لیے	اسی سے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور اسی میں	ہم لوٹائیں گے تمہیں	اور اسی سے	ہم نکالیں گے تمہیں

نشانیاں ہیں۔ اے لوگو! اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا، اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی میں سے تمہیں

تَارَۃً اُخۡرٰی ﴿55﴾ وَ لَقَدۡ اَرَیۡنٰہُ اٰیٰتِنَا کُلَّہَا فَکَذَّبَ وَ اَبٰی ﴿56﴾ قَالَ

بار	دوسری	اور البتہ بے شک	ہم نے دکھائیں اسے	نشانیاں اپنی	تمام ہی	پھر اس نے انکار کیا	اور وہ نہ مانا	اس نے کہا

دوبارہ نکالیں گے۔ اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔ اس نے کہا

اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿57﴾ فَلَنَاۡتِیَنَّکَ

کیا تو آیا ہمارے پاس	تاکہ تو نکالے ہمیں	سے	ہمارے ملک	اپنے جادو سے	اے موسیٰ	پس ہم لائیں گے تیرے پاس

"اے موسیٰ علیہ السلام کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ اپنے جادو کے ذریعے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو؟ اچھا، ہم

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ

جادو	اس جیسا	پس تو مقرر کر	ہمارے درمیان	اور اپنے درمیان	وعدے کی جگہ	نہیں	ہم خلاف ورزی کریں گے اس کی	ہم

تمہارے مقابلے میں ویسا ہی جادو لائیں گے۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان مقابلے کا وعدہ مقرر کر لو، جس

وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿58﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ

اور نہ	تو	جگہ	برابر	اس نے کہا	تم سے وعدہ ہے	دن کا	جشن کے	اور یہ کہ

سے نہ ہم پھریں اور نہ تم پھرو۔ یہ مقابلہ درمیان کے میدان میں ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ”اس کے لیے جشن والا دن طے ہوا اور

يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿59﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿60﴾

وہ اکٹھے ہوں	لوگ	دن چڑھے	پھر وہ الگ ہوا	فرعون	پھر اس نے جمع کیا	مکر اپنا	پھر	وہ آ گیا

سب لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں۔“ پھر فرعون وہاں سے ہٹا، اس نے اپنے سارے داؤ جمع کیے اور مقابلے کے دن آ گیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

اس نے کہا	ان کو	موسیٰ نے	افسوس تم پر	نہ	تم گھڑو	پر	اللہ	جھوٹ	ورنہ وہ تباہ کرے گا تمہیں

موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا ”تمہارا برا ہو تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ کسی عذاب سے تم سب کو نیست و نابود کر دے

بِعَذَابٍ ج وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿61﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

عذاب سے	اور بے شک	وہ نامراد ہوا	جو	اس نے جھوٹ گھڑا	پھر وہ جھگڑنے لگے	کام اپنے میں	اپنے درمیان

گا۔ اور یاد رکھو جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا وہ ناکام ہوا۔ یہ سن کر جادوگروں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ پھر انہوں نے خفیہ صلاح

وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿62﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ

اور انہوں نے چھپائی	سازش	پھر وہ بولے	بے شک	یہ دونوں	البتہ جادوگر ہیں	جو چاہتے ہیں	کہ	وہ نکالیں تمہیں

مشورہ کیا۔ آخر متفق ہو کر کہنے لگے ”یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿63﴾ فَاَجْمِعُوْا

سے	تمہارے ملک	اپنے جادو سے	اور وہ ختم کر دیں	تمہارے طریقے	بہتر کو	پس تم جمع کرو

تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے عمدہ ملکی نظام کا خاتمہ کر دیں۔ لہٰذا تم اپنی ساری

كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ج وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿64﴾ قَالُوْا

اپنے مکر کو	پھر	تم آؤ	صف باندھ کر	اور بے شک	وہ کامیاب ہوا	آج کے دن	جو	وہ غالب آ جائے	انہوں نے کہا

تدبیریں اختیار کر لو۔ ان کے مقابلہ میں متحد ہو جاؤ۔ یقیناً آج جو جیت گیا وہی کامیاب ہے۔“ پھر وہ بولے

يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿65﴾ قَالَ

اے موسیٰ	یا	یہ کہ	تو ڈالے گا	اور یا	یہ کہ	ہم ہوں	پہلے	جو	وہ ڈالیں	اس نے کہا

”اے موسیٰ (علیہ السلام) یا تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالنے والے بنیں؟“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ

بلکہ	تم ڈالو	پھر اچانک	رسیاں ان کی	اور لاٹھیاں ان کی	وہ خیال باندھا گیا تھا	اُس کی طرف	سے	جادو ان کے

”تم ہی پہلے ڈالو“ پھر اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے اس طرح دکھائی دیں جیسے

اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿66﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿67﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

یہ کہ	وہ دوڑتی ہیں	تو محسوس کیا	میں	اپنے دل	خوف	موسیٰ نے	ہم نے کہا	نہ	تو ڈر

وہ دوڑ رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں کچھ خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا ”ڈرو نہیں،

اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿68﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ

بے شک تو	تو ہی	غالب ہے	اور تو ڈال	جو کچھ ہے	میں	تیرے دائیں ہاتھ	وہ نگل جائے گا	اسے جو کچھ	انہوں نے بنایا ہے

تم ہی غالب رہو گے۔ جو عصا آپ کے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دیں۔ وہ ان کے سارے ڈرامے کو نگل جائے گا۔

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿69﴾ فَاُلْقِيَ

درحقیقت جو بھی	انہوں نے بنایا	مکر ہے	جادو کا	اور نہیں	وہ کامیاب ہوتا	جادوگر	جہاں بھی	وہ آئے	پھر وہ گر پڑے

یہ جو کچھ انہوں بنایا ہے جادو کا فریب ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو اس کے لیے فلاح نہیں۔ اور پھر جادوگر

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿70﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

جادوگر	سجدے میں	وہ بولے	ہم ایمان لائے	رب پر	ہارون	اور موسیٰ کے	اس نے کہا	تم نے مانا

سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے ”ہم ایمان لائے ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے رب پر“۔ فرعون نے ان سے کہا

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

اس کو	پہلے	اس سے کہ	میں اجازت دوں	تم کو	بے شک وہ	البتہ بڑا ہے تمہارا	جس نے	سکھایا تم کو	جادو

”تم نے میری اجازت کے بغیر موسیٰ (علیہ السلام) کو مان لیا؟ ضرور وہ تمہارا بڑا گرو ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ

پس ضرور میں کاٹوں گا	تمہارے ہاتھ	اور تمہارے پاؤں	سے	الٹے	اور ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	میں	تنوں

اچھا، اب میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کٹواؤں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں

النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿71﴾ قَالُوْا

درختوں کے	اور ضرور تم جانو گے	کون ہے ہم میں	زیادہ سخت	سزا دینے میں	اور زیادہ باقی رہنے میں	انہوں نے کہا

پر سُولی دوں گا۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ہم میں سے کس کی سزا زیادہ سخت ہے اور زیادہ دیر رہنے والی ہے" جادوگروں نے کہا

لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا

ہرگز نہیں ہم ترجیح دیں گے تجھے	اس پر	جو	آئیں ہمارے پاس	کچھ	روشن دلیلیں	اور اس ہستی سے جس نے	پیدا کیا ہمیں

ہم کھلے معجزوں کو اور اپنے خالق کو چھوڑ کر صرف تمہاری بات نہیں مان سکتے۔

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿72﴾ اِنَّآ

تو کر ڈال	جو کچھ	تو	کرنے والا ہے	درحقیقت صرف	تو کرے گا	اس	زندگی	دنیا کی میں	بے شک ہم

تم نے جو کرنا ہے کر ڈالو ۔ تم صرف دنیا کی زندگی کا کچھ کر سکتے ہو۔ ہم تو

اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ

ہم ایمان لائے	اپنے رب پر	تا کہ وہ بخش دے ہم کو	ہماری خطائیں	اور جو	تو نے ہمیں مجبور کیا	اس پر	سے	جادوگری

اپنے رب پر ایمان لائے تا کہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور اس جادو کی خطا بھی معاف کرے جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا۔

وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿73﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ الثلثة

اور اللہ ہے	بہت بہتر	اور ہمیشہ رہنے والا	بے شک وہ	جو کوئی	آئے پاس	اپنے رب کے	مجرم بن کر	تو بے شک	اس کے لیے	جہنم ہے

ہمارے لیے اللہ بہتر ہے اور وہی ہمیشہ رہنے والا ہے۔" بے شک جو شخص مجرم بن کر اپنے رب کے سامنے پیش ہوگا اس کے لیے

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿74﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

نہیں	وہ مرے گا	اس میں	اور نہ	وہ جیے گا	اور جو کوئی	آئے اس کے پاس	مومن ہو کر	یقیناً ہوں	اس نے عمل کیے

جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا نہ جیے گا۔ لیکن جو اللہ کے ہاں مومن ہو کر آئے گا اور اُس نے نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ ﴿75﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ

اچھے	تو ایسے لوگ	ان کے لیے	درجات	اونچے ہیں	باغات	ہمیشہ کے	وہ بہتی ہیں	سے

بھی کیے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے بڑے اونچے درجے ہیں۔ ان کے لیے ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن میں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۧ ﴿76﴾ وَلَقَدْ ع 3 22 12

ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور یہ ہے	بدلہ	اس کا جو	وہ پاک ہوا	اور البتہ بے شک

نہریں جاری ہوں گی۔ وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ صلہ ہے اس شخص کے لیے جو پاکیزگی اختیار کرے۔ اور ہم نے

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي

ہم نے وحی کی	طرف	موسیٰ کی	یہ کہ	تو لے چل میرے بندوں کو	پھر تو مار	ان کے لیے	راستہ بنانے کو	میں

موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کہ رات کے وقت میرے بندوں کو لے کر نکل جانا اور سمندر میں عصا مار کر ان کے لیے

الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿77﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

سمندر	خشک	نہ	تو خوف کر	تعاقب کا	اور نہ	تو خطرہ سمجھ	پھر پیچھا کیا ان کا	فرعون نے

خشک راستہ بنا لینا۔ نہ تعاقب کا اندیشہ کرنا اور نہ کسی اور چیز سے ڈرنا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ

بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿78﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ

اپنے لشکروں کے ساتھ	تو ڈھانپ لیا ان کو	سے	سمندر	جس نے بھی	ڈھانپ لیا ان کو	اور گمراہ کیا	فرعون نے

ان کا پیچھا کیا مگر سمندر کے پانی نے فرعونیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا،

قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿79﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ

اپنی قوم کو	اور نہ	اس نے ہدایت دی	اے بنی اسرائیل	بے شک	ہم نے نجات دی تمہیں	سے	تمہارے دشمن

اور اسے صحیح راہ نہ دکھائی۔ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی۔ کوہِ طور کی دائیں

وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿80﴾

اور ہم نے وعدہ لیا تم سے	جانب	طور کی	دائیں کے	اور ہم نے اتارا	تم پر	من	اور سلویٰ

جانب تمہاری حاضری کے لیے وقت مقرر کیا۔ تمہارے لیے من و سلویٰ اتارا تاکہ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

تم کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزوں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور نہ	تم سرکشی کرو	اس میں	ورنہ وہ اترے گا	تم پر

تم ہماری دی ہوئی پاک روزی کھاؤ مگر سرکشی نہ کرو ورنہ تمہارے اوپر میرا غضب نازل ہوگا

غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿81﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ

میرا غضب	اور جو کوئی	کہ آئے	جس پر	میرا غضب	تو بے شک	وہ تباہ ہو گیا	اور بے شک میں	ضرور بڑا بخشنے والا ہوں

اور جس پر میرا غضب نازل ہوا وہ تباہ ہوا۔ لیکن جو توبہ کر لے، ایمان لائے، نیک عمل کرے اور سیدھے

لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿82﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ

اس کو جو	وہ توبہ کرے	اور وہ ایمان لائے	اور وہ عمل کرے	اچھا	پھر	وہ ہدایت پائے	اور کس نے	جلدی کرائی تجھے

راستے پر چلے تو اس کے لیے میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام توریت لینے آئے

عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿83﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ

سے	اپنی قوم	اے موسیٰ	اس نے کہا	وہ	یہ لوگ ہیں	پر	پیچھے میرے	اور میں نے جلدی کی

تو ہم نے پوچھا ''اے موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر آگے جلدی کیوں آ گئے؟'' موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''وہ لوگ بھی

اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿84﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ

تیری طرف	میرے رب	تاکہ تو راضی ہو	اس نے فرمایا	پس بے شک ہم	یقیناً	ہم نے آزمایا	تیری قوم کو	سے	تیرے بعد

میرے پیچھے آرہے ہیں۔ اور میں، اے میرے رب! تیری خوشنودی کی خاطر جلدی چلا آیا۔'' فرمایا ''ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿85﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

اور گمراہ کیا ان کو سامری نے	پھر واپس آیا موسیٰ	طرف	اپنی قوم کی	غصے میں	غمگین

بعد آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام سخت غصے اور رنج کی حالت میں واپس آئے اور

قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ

اس نے کہا	اے میری قوم	کیا نہیں	اس نے وعدہ کیا تم سے	تمہارے رب نے	وعدہ	اچھا	کیا پھر وہ دراز ہو گیا	تم پر

کہا ''اے میری قوم کے لوگو! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا تم پر زیادہ

الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

زمانہ	یا	تم نے چاہا	کہ	وہ آئے	تم پر	غضب	سے	تمہارے رب

زمانہ گزر گیا یا تم نے چاہا کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کا غضب نازل ہو؟ اس لیے تم نے مجھ سے

فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿86﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا

تو تم نے خلاف ورزی کی	وعدے میرے کی	وہ بولے	نہیں	ہم نے خلاف کیا	وعدہ تیرا	اپنے اختیار سے	اور لیکن ہم

وعدہ خلافی کی؟'' انہوں نے کہا ''ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی۔ معاملہ یہ ہوا کہ

حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى

ہم اٹھوائے گئے تھے	بوجھ	سے	زیوروں	قوم فرعون کے	پھر ہم نے پھینک دیے وہ	تو اس طرح	اس نے ڈال دیا

ہم پر فرعون کی قوم کے زیورات کا بوجھ لاد دیا گیا جسے ہم نے پھینک دیا تو سامری نے اسے

السَّامِرِیُّ ﴿87﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ

سامری نے	پھر اس نے نکالا	ان کے لیے	بچھڑا	ایک جسم	اس کی	بچھڑے کی آواز تھی	تو وہ بولے	یہ ہے

ڈال لیا۔ پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا بنا دیا جو ایک مورت تھی جس سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی۔'' پھر اس نے کہا ''یہ ہے

اِلٰـهُكُمْ وَاِلٰـهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿88﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ

معبود تمہارا	اور معبود	موسیٰ کا	پس وہ (موسیٰ) بھول گیا	کیا پس نہیں	وہ دیکھتے	کہ نہیں	وہ لوٹاتا	طرف ان کی	بات کو

تمہارا معبود اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود بھی یہی ہے لیکن وہ اسے بھول کر چلے گئے ہیں۔" کیا وہ دیکھتے نہ تھے کہ وہ بچھڑا نہ تو کسی بات

4 ع 13 13 وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿89﴾ ع وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

اور نہیں	وہ اختیار رکھتا	ان کے لیے	نقصان کا	اور نہ	نفع کا	اور البتہ بے شک	اس نے کہا	ان کو	ہارون نے

کا جواب دیتا ہے اور نہ ان کے کسی نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور ہارون علیہ السلام ان سے کہہ چکے تھے "اے

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ

سے	پہلے	اے قوم میری	بے شک	تم آزمائے گئے ہو	اس کے ساتھ	اور البتہ بے شک	تمہارا رب	رحمان ہے

میری قوم بے شک بچھڑے میں تمہارے لیے آزمائش ہے اور تمہارا رب اللہ رحمان

فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿90﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ

پس تم پیروی کرو میری	اور تم اطاعت کرو	میرے حکم کی	وہ بولے	ہرگز نہیں	ہم ٹلیں گے	اس پر	جمے رہیں گے

ہے۔ لہٰذا تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو مگر انہوں نے کہا "جب تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس واپس نہیں آ جاتے

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿91﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ

یہاں تک کہ	وہ لوٹ آئے	طرف ہماری	موسیٰ	اس نے کہا	اے ہارون	کس نے	منع کیا تجھے	جب	تو نے دیکھا ان کو

ہم اسی بچھڑے کی پوجا کرتے رہیں گے۔" اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے کہا "اے ہارون علیہ السلام جب آپ نے لوگوں کو

ضَلُّوْٓا ۙ ﴿92﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿93﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ

کہ وہ گمراہ ہوئے تھے	کہ نہ	تو پیروی کرے میری	کیا پس تو نے نافرمانی کی	میرے حکم کی	اس نے کہا	اے میرے ماں جائے

گمراہی کی راہ پر جاتے دیکھا تو انہیں کیوں نہ روکا؟ کیوں آپ نے میری ہدایت کی پروا نہ کی؟ کیوں میرے حکم کی خلاف ورزی

لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ

نہ	تو پکڑ	میری داڑھی کو	اور نہ	میرے سر کو	بے شک میں	مجھے خوف ہوا	کہ	تو کہے گا	کہ تو نے جدائی ڈال دی

کی؟" ہارون علیہ السلام نے کہا "اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑیں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ آپ

بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿94﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ

درمیان	بنی اسرائیل کے	اور نہیں	تو نے خیال کیا	میری بات کا	اس نے کہا	پس کیا ہے	معاملہ تیرا

واپس آ کر یہ نہ کہیں تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہ کیا" پھر موسیٰ علیہ السلام نے

يٰسَامِرِيُّ ﴿95﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

اے سامری	اس نے کہا	میں نے دیکھا	اس چیز کو	نہیں	ان لوگوں نے دیکھا	اس کو	پھر میں نے مٹھی بھر لی	ایک مٹھی

سامری سے کہا ''اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے؟'' وہ بولا مجھے وہ چیز سُوجھی جو دوسروں کو نہیں سوجھی۔ میں نے (جبریل) رسول ہی

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿96﴾ قَالَ

سے	خاکِ قدم	بھیجے ہوئے (فرشتے) کی	پھر میں نے پھینکی وہ	اور اس طرح	اس نے اچھا کر دکھایا	مجھ کو	میرے دل نے	اس نے کہا

کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی خاک اٹھائی اور اس بچھڑے کے قالب میں ڈال دی۔ اس طرح میرے نفس نے مجھے یہی سمجھایا۔'' موسیٰ

فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ

پس تو چلا جا	تو بے شک	تیرے لیے	میں	زندگی	یہ ہے کہ	تو کہے گا	نہ	ہاتھ لگانا	اور بے شک	تیرے لیے

علیہ السلام نے کہا ''دور ہو تیرے لیے یہ سزا ہے کہ تو عمر بھر یہ کہتا پھرے گا ''مجھے نہ چھونا، ورنہ تمہیں بھی

مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ

وعدہ ہے	ہرگز نہیں	تجھے پیچھے چھوڑا جائے گا اس کے	اور تو دیکھ	طرف	اپنے معبود کی	وہ جو	تو ہو گیا تھا	اس پر

بیماری لگ جائے گی'' اور پھر تمہارے لیے عذاب کا ایک وعدہ مقرر ہے جو تم سے کبھی نہیں ٹلے گا۔ تم اپنے بنائے ہوئے اس معبود کو

عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿97﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ

جما بیٹھا	ضرور ہم جلا دیں گے اسے	پھر	ضرور ہم راکھ اڑائیں گے اس کی	میں	سمندر	اُڑانا	یقیناً درحقیقت	معبود تمہارا

دیکھو جس کی تم پوجا کرتے رہے ہو۔ ہم اسے جلا دیں گے۔ پھر اسے دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے۔'' اے لوگو! تمہارا معبود صرف اللہ

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿98﴾ كَذٰلِكَ

اللہ ہے	وہی کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	اس کے	اس نے سمیٹ لیا	ہر	چیز کو	علم میں	اسی طرح

ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرے ہوئے واقعات

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا

ہم بیان کرتے ہیں	تجھ پر	سے	خبروں	جو	پہلے	وہ گزر چکی ہیں	اور بے شک	ہم نے دیا تجھے	سے	ہمارے پاس

سناتے ہیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس سے یہ قرآن عطا

ذِكْرًا ﴿99﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿100﴾

ذکر	جو کوئی	وہ منہ موڑے	اس سے	تو بے شک	وہ اٹھائے گا	دن	قیامت کے	بوجھ

کیا ہے۔ جو لوگ اِس سے منہ پھیریں گے وہ قیامت کے دن گناہوں کا بھاری بوجھ اٹھائیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝ 101 يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور برا ہے	ان کے لیے	دن	قیامت کے	بوجھ	جس دن وہ	پھونکا جائے گا	میں

اور ہمیشہ اسی بوجھ تلے عذاب میں رہیں گے۔ وہ کیا ہی برا بوجھ ہوگا جو یہ لوگ قیامت کے دن اٹھائے ہوں گے جس دن صور پھونکا

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝ 102 يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ

صور	اور ہم جمع کریں گے	مجرموں کو	اس دن	نیلی آنکھوں والے ہوں گے	وہ سرگوشی کریں گے	ان کے درمیان	نہیں

جائے گا اور مجرموں کو اس دن ہم اس حال میں جمع کریں گے کہ خوف سے ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔ وہ آپس میں چپکے چپکے ایک

لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ 103 نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

تم رہے	مگر	دس دن	ہم	خوب جانتے ہیں	اس کو جو	وہ کہتے ہیں	جب	وہ کہے گا	بہترین ان کا

دوسرے سے کہیں گے ”تم تو دنیا میں صرف دس دن رہے ہو گے“ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ

طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ 104 ع وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ 5 ع 15 14

راہ میں	نہیں	تم رہے	مگر	ایک دن	اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے	بارے میں	پہاڑوں کے	پس کہہ دیجیے

ان میں جو بڑا سمجھدار ہوگا وہ ان سے کہے گا ”دنیا میں تم صرف ایک دن رہے ہو“ اور اے نبی ﷺ لوگ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں

يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ 105 فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ 106 لَّا تَرٰى فِيْهَا

اڑائے گا ان کو	میرا رب	اڑانا	پھر وہ چھوڑ دے گا اسے	میدان	صاف بنا کر	نہ	آپ دیکھیں گے	اس میں

کہ قیامت کے دن ان پہاڑوں کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ انہیں بتائیں ”میرا رب اِن کو ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا۔“ پھر زمین کو

عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ 107 يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ

ٹیڑھ	اور نہ	ٹیلہ	اس دن	وہ پیچھے چلیں گے	ایک پکارنے والے کے	نہیں	کوئی ٹیڑھ	اُس میں

ایسا صاف میدان بنا دے گا جس میں تم کوئی اونچ نیچ نہ دیکھو گے۔ اُس دن سب لوگ ایک پکارنے والے کی آواز کے پیچھے چل

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ 108 يَوْمَىِٕذٍ

اور نیچی ہوں گی	آوازیں	رحمان کے آگے	پس نہ	آپ سنیں گے	مگر	کھسر پھسر	اس دن

پڑیں گے اور سیدھے چلے جائیں گے۔ تمام آوازیں اللہ رحمان کے آگے دب جائیں گی۔ صرف قدموں کی چاپ سنائی دے

لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝ 109

نہیں فائدہ دے گی	سفارش	مگر	جسے	وہ اجازت دے	اس کو	رحمان	اور وہ راضی ہو	اس کی	بات سے

گی۔ اس دن کوئی سفارش کام نہ آئے گی مگر ہاں جسے شفاعت کرنے کی اجازت خود رحمٰن دے اور اُس کا بولنا پسند فرمائے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿110﴾

وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے سامنے	اور جو کچھ	پیچھے ان کے ہے	اور نہیں	وہ احاطہ کر سکتے	اس کے	علم کا

اللہ سب کے اگلے اور پچھلے حالات جانتا ہے۔ لوگوں کا علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿111﴾

اور جھک جائیں گے چہرے	آگے زندہ	قائم رہنے والے کے	اور بے شک	وہ نامراد ہوا	جس نے	وہ اٹھایا	ظلم

اُس دن تمام چہرے اللہ کے آگے جھکے ہوں گے جو زندہ اور سب کو سنبھالنے والا ہے۔ پھر جو شخص وہاں ظلم لے کر آئے گا وہ ناکام

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا

اور جو کوئی	وہ کرے	سے	نیکیوں	اور وہ ہو	مومن	تو نہیں	وہ ڈرے گا	ناانصافی سے

رہے گا۔ اور جس نے نیک کام کیے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو اسے نہ کسی ناانصافی کا اندیشہ ہو گا

وَّلَا هَضْمًا ﴿112﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ

اور نہ زیادتی سے	اور اسی طرح	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن	عربی	اور ہم نے طرح طرح سے بیان کیے	اس میں	کئی

نہ حق تلفی کا۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے۔ اس میں طرح طرح سے

الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿113﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

ڈراوے	تاکہ وہ	وہ ڈریں	یا	وہ پیدا کرے	ان کے لیے	نصیحت	پس بلند مرتبہ ہے	اللہ

تنبیہ کی ہے تاکہ لوگ اللہ سے ڈریں اور اس کتاب کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔ اور یاد رکھو اللہ ہی بزرگ و برتر

الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ

بادشاہ	برحق	اور نہ	تو جلدی کر	بارے میں قرآن کے	سے	پہلے	اس کے کہ	پوری کی جائے	طرف تیری

اور بادشاہِ حقیقی ہے۔ اور اے نبی ﷺ جب قرآن نازل ہو رہا ہو اُس وقت اس کے پڑھنے میں آپ ﷺ جلدی نہ کریں جب تک

وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿114﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ

وحی اس کی	اور کہہ دیجیے	میرے رب	اضافہ کر مجھ میں	علم کا	اور البتہ بے شک	ہم نے عہد لیا	سے	آدم	سے

کہ وحی پوری نازل نہ ہو جایا کرے اور یہ دعا کریں "اے میرے رب! مجھے اور زیادہ علم عطا فرما" اور اس سے پہلے ہم نے آدم علیہ السلام

قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿115﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا 6 ع 11 15

پہلے	پھر وہ بھول گیا	اور نہیں	ہم نے پایا	اس میں	عزم	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں کو	تم سجدہ کرو

کو حکم دیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے اُن میں عزم نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا "آدم علیہ السلام کے آگے جھک

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿116﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ

آدم کو	توان سب نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس کے	اس نے انکار کیا	پھر ہم نے کہا	اے آدم	بے شک	یہ	دشمن ہے

جاؤ" توسب جھک گئے مگر ابلیس نے جھکنے سے انکار کیا۔ پھر ہم نے کہا "اے آدم علیہ السلام ! بے شک ابلیس تمہارا

لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿117﴾ اِنَّ لَكَ

تیرے لیے	اور تیری بیوی کا	پس نہ	وہ نکالے تم دونوں کو	سے	جنت	ورنہ تو مشقت میں پڑے گا	بے شک	تیرے لیے

اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے اور پھر تمہیں مشقت اٹھانی پڑے۔ اس جنت

اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿118﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿119﴾

کہ نہ تو بھوکا رہے گا	اس میں	اور نہ	تو ننگا رہے گا	اور یہ کہ تو	نہ	تو پیاسا رہے گا	اس میں	اور نہ	تو دھوپ میں رہے گا

میں نہ تم بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ نہ تمہیں پیاس ستاتی ہے اور نہ دھوپ"

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

پھر اس نے وسوسہ ڈالا	طرف اس کی	شیطان نے	اس نے کہا	اے آدم	کیا	میں بتاؤں تجھے	بارے میں	درخت کے

لیکن پھر شیطان نے آدم علیہ السلام کو بہکایا اور کہا "اے آدم علیہ السلام کیا میں تمہیں ہمیشگی کا درخت

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿120﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا

ہمیشہ کے	اور بادشاہی کے	جو نہ	وہ پرانی ہو	پھر دونوں نے کھایا	اس سے	تو وہ کھل گئیں	ان دونوں کی

بتاؤں اور ایسی بادشاہی جس کو زوال نہ ہو۔ پھر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو ان دونوں کے ستر

سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى

شرمگاہیں دونوں کی	اور وہ دونوں لگے	وہ ڈھانپنے	اپنے آپ پر	سے	پتوں	جنت کے	اور نافرمانی کی

ان پر کھل گئے اور وہ اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ اس طرح آدم علیہ السلام نے اپنے

اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿121﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿122﴾

آدم نے	اپنے رب کی	پس وہ بھٹک گیا	پھر	اُس نے چن لیا اسے	اُس کے رب نے	پھراس تو نے بہ قبول کی	اس سے	اور اس نے ہدایت دی

رب کی نافرمانی کی اور وہ بھٹک گئے۔ پھر ان کے رب نے انہیں نوازا، ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں ہدایت دی۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

اُس نے فرمایا	تم دونوں اترو	اس سے	سب	بعض تمہارے	بعض کے	دشمن ہیں	پھر جب	وہ آئے تمہارے پاس

اور شیطان اور آدم علیہ السلام کو حکم دیا "تم دونوں فریق یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّیْ هُدًی ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ﴿123﴾

طرف سے میری	ہدایت	توجس نے	پیروی کی	میری ہدایت کی	تو نہ	وہ گمراہ ہوگا	اور نہ	وہ بدنصیب ہوگا

میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں محروم رہے گا۔"

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ

اور جوکوئی وہ	وہ منہ موڑے	سے	میری یاد	توبے شک	اس کی	گذران	تنگ ہوگی	اور ہم اٹھائیں گے اسے	دن

اور جس نے میرے ذکر کو چھوڑا اُس کے لیے تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا

الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ﴿124﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ

قیامت کے	اندھا کرکے	وہ کہے گا	اے میرے رب	کیوں	تونے اٹھایا مجھے	اندھا کرکے	اور بے شک	میں تھا

اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا "اے میرے رب تُو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو

بَصِیْرًا ﴿125﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ

دیکھنے والا	اس نے فرمایا	اسی طرح	وہ آئیں تیرے پاس	نشانیاں ہماری	پھر تونے بھلادیا ان کو	اور اسی طرح	آج

آنکھوں والا تھا؟" ارشاد ہوگا جس طرح دنیا میں تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں اور تونے ان کا خیال نہ کیا اسی طرح آج تمہارا

تُنْسٰی ﴿126﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ

تجھے بھلایا جائے گا	اور اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	اسے جو	وہ حد سے بڑھے	اور نہ	وہ ایمان لائے	نشانیوں پر	اپنے رب کی

کچھ خیال نہ کیا جائے گا۔" اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے ایسے شخص کو جو حد سے گزر جاتا ہے اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہیں

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ﴿127﴾ اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا

اور البتہ عذاب	آخرت کا	نہایت سخت ہے	اور باقی رہنے والا ہے	کیا پس نہیں	اس نے سمجھایا	ان کو	کہ کتنی	ہم نے ہلاک کیں

لاتا اور آخرت کا عذاب بڑا سخت اور بہت باقی رہنے والا ہے۔ کیا لوگوں کو اِس سے سمجھ نہ آئی کہ ان سے پہلے ہم

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

پہلے ان سے	کئی	قومیں	وہ چلتے پھرتے ہیں	میں	ان کے گھروں	بے شک	میں	اس	ضرور نشانیاں ہیں

نے کتنی قومیں ہلاک کیں جن کی تباہ شدہ بستیوں میں یہ چلتے ہیں؟ بے شک اِس میں عقل مندوں کے لئے

لِّاُولِی النُّهٰی ﴿128﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا 7 ع 13 16

عقل والوں کے لیے	اور اگر نہ ہوتی	ایک بات	جو وہ طے ہوچکی ہے	سے	تیرے رب	توضرور ہوجاتا عذاب	چمٹنے والا

بڑی نشانیاں ہیں۔ اور اے نبی ﷺ اگر آپ ﷺ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوچکی ہوتی اور مہلت کی ایک مدت

وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿129﴾ فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ

اور مدت	مقرر نہ ہوتی	پس آپ صبر کیجیے	اس پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور تسبیح کیجیے آپ	حمد کے ساتھ	اپنے رب کی

مقرر نہ ہوتی تو ان لوگوں کا فیصلہ ہو چکا ہوتا لہٰذا آپ ﷺ ان کی باتوں پر صبر کریں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں،

قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآئِ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ

پہلے	نکلنے	سورج کے	اور پہلے	اُس کے ڈوبنے سے	اور کچھ	گھڑیاں	رات کی	پس آپ تسبیح کریں

سورج نکلنے سے پہلے، سورج ڈوبنے سے پہلے، رات کی گھڑیوں

وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى ﴿130﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا

اور کناروں	دن کے بھی	تاکہ آپ	آپ راضی ہوجائیں	اور نہ	آپ پھیلائیں	اپنی آنکھوں کو	اس کی طرف	جو

میں بھی اور دن کے کناروں پر بھی تاکہ آپ ﷺ کو اتنا اجر و ثواب دیا جائے کہ آپ ﷺ راضی خوش ہوجائیں۔ اور آپ ﷺ دنیا

مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ

ہم نے فائدہ دیا	جس کا	لوگوں کو	ان میں سے	آرائش	زندگی	دنیا کی سے	تاکہ ہم آزمائیں ان کو	اس میں

کے مال و اسباب کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھا ہے، یہ سب کچھ ہم نے ان کی

وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿131﴾ وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ

اور رزق	آپ کے رب کا	بہتر ہے	اور بہت باقی رہنے والا	اور حکم دے دیجیے	اپنے گھر والوں کو	نماز کا	اور ہمیشہ پابندی کریں

آزمائش کے لیے انہیں دیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کے رب کا دیا ہوا رزق زیادہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔

عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـئَلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿132﴾

اس کی	نہیں	ہم آپ سے سوال کریں گے	روزی کا	ہم	ہم روزی دیتے ہیں آپ کو	اور اچھا انجام ہے	تقوے کے لیے

اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دیں اور خود اس کے پابند رہیں۔ ہم آپ ﷺ سے روزی نہیں مانگتے۔ روزی تو آپ ﷺ کو ہم دیتے

وَقَالُوۡا لَوۡلَا يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ

اور وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	وہ لاتا ہمارے پاس	کوئی نشانی	سے	اپنے رب	کیا	نہیں	آئی ان کے پاس	کھلی نشانی

ہیں اور بہتر انجام تقوے والوں کے لیے ہے۔ اور وہ آپ ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں "یہ شخص اپنے رب کی طرف سے ہمارے

مَا فِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿133﴾ وَلَوۡ اَنَّاۤ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِعَذَابٍ مِّنۡ قَبۡلِهٖ

جو تھی	میں	صحیفوں	پہلے	اور اگر	یہ کہ ہم	ہم ہلاک کرتے ان کو	عذاب سے	سے	اس کے پہلے

پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا؟" کیا ان کے پاس وہ قرآن نہیں آیا جو تمام پہلی کتابوں کی تعلیمات کا جامع ہے۔ اور اگر ہم اس

لَقَالُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَآ	اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا	رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰيٰتِكَ	مِنْ
ضرور وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا	ہماری طرف	رسول کوئی	تا کہ ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں کی	سے

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے ان لوگوں کو کسی عذاب کے ذریعے ہلاک کر دیتے تو پھر وہ کہتے ’’اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول

قَبْلِ	اَنْ	نَّذِلَّ	وَنَخْزٰى ﴿134﴾	قُلْ	كُلٌّ	مُّتَرَبِّصٌ	فَتَرَبَّصُوْا ۚ
پہلے اس	کہ	ہم ذلیل ہوتے	اور ہم خوار ہوتے	کہہ دیجیے	ہر کوئی	منتظر ہے	پس تم بھی انتظار کرو

کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رُسوا ہونے سے پہلے تیری نشانیوں کی پیروی کرتے‘‘ اے نبی ﷺ! آپ ﷺ ان سے کہیں ’’ہر کوئی

فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَصْحٰبُ	الصِّرَاطِ	السَّوِيِّ	وَمَنِ	اهْتَدٰى ﴿135﴾ ع
پھر جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا	کہ کون ہیں	والے	راہ	سیدھی	اور کون ہے	جس نے ہدایت پائی

8 ع 7 17

منتظر ہے لہٰذا تم بھی انتظار کرو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کون سیدھی راہ پر چلنے والا اور منزل پانے والا ہے۔‘‘